بیعت سے نفسِ امّارہ نفسِ مُطمئنہ بنتا ہے

پھر موت سے پہلے پانچ انعامات کی خوش خبری ملتی ہے قرآن پاک کی روشنی میں!

1 رب تعالیٰ کی طرف واپس لوٹ جا 2 آپ رب تعالیٰ سے راضی 3 رب تعالیٰ آپ سے راضی
4 رب تعالیٰ کے نیک بندوں میں داخل ہوجا 5 رب تعالیٰ کی جنت میں داخل ہوجا (سورۃ فجر)

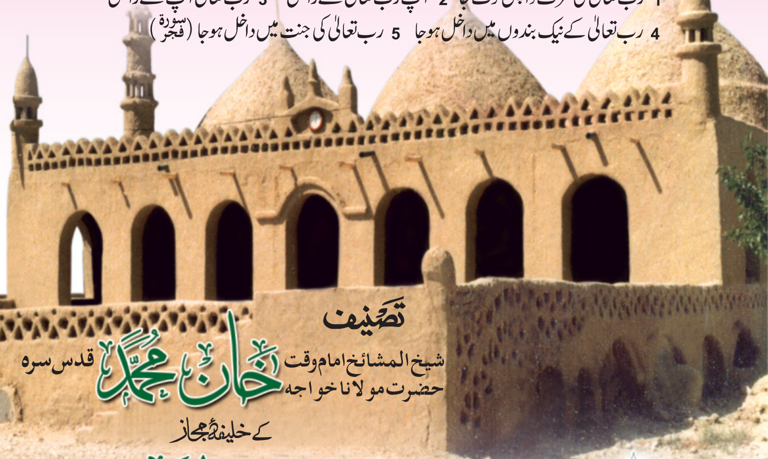

تصنیف

شیخ المشائخ امام وقت حضرت مولانا خواجہ **خان محمد** قدس سرہ

کے خلیفۂ مجاز

پیر طریقت حضرت مولانا **مُحِبُّ اللّٰہ** صاحب مدظلہ

(خادم) **خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ**

نزد کمشنری لورالائی بلوچستان (پاکستان)

موبائل: 0302-3807299 0333-3807299

WWW.MUHIBULLAH.COM

مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ لورالائی

بیشک اللہ تعالیٰ مدد کریگا جو اللہ کی (کے دین کی) مدد کریگا۔

بیعت سے نفسِ امّارہ، نفسِ مطمئنّہ بنتا ہے

پھر موت سے پہلے پانچ انعامات کی خوش خبری ملتی ہے قرآن پاک کی روشنی میں!

1 رب تعالیٰ کی طرف واپس لوٹ جا!
2 آپ رب تعالیٰ سے راضی!
3 رب تعالیٰ آپ سے راضی!
4 رب تعالیٰ کے نیک بندوں میں داخل ہوجا!
5 رب تعالیٰ کی جنت میں داخل ہوجا! (سورۃ فجر کی آخری آیات)

تصنیف بندۂ ناچیز مُحِبُّ اللہ عفی عنہ

خادم

خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ

اور

مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ

نزد کمشنری لورالائی بلوچستان پاکستان

موبائل: 0333-3807299 0302-3807299

WWW.MUHIBULLAH.COM

فہرست مضامین

نمبر شمار		صفحہ نمبر
1	اولاد کے لئے ماں باپ کی خواہشیں	5
2	اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کے بارے میں پانچ خواہشیں رکھتے ہیں	6
3	سارے انسانوں کی اصلاح وکامیابی کیلئے دو کورس کی شدید ضرورت ہے	6
4	دیو بند حضرات کا مقام	12
5	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے دو مقاصد	13
6	سوال: دونوں مقاصد میں سے کون سا مقصد زیادہ اہم ہے؟	14
7	تزکیہ نفسِ کی اہمیت قرآن کریم کی روشنی میں	15
8	تزکیہ نفسِ کی اہمیت انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں	17
9	سوال: شیطان کیوں ملعون ہو گیا؟	19
10	شیطان اور نفسِ کے درمیان بحث مباحثہ	20
11	نفس اور شیطان کے درمیان فرق کیا ہے؟	22
12	نفس اور شیطان کا انسان کو گمراہ کرنے کا طریقہ کیا ہوتا ہے؟	23
13	علماءِ کرام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث تب ہوں گے جب انکے پاس علم ظاہری کے ساتھ علم باطنی (تزکیہ) بھی ہو ورنہ حقیقی وارث نہیں	24
14	نفس کی اقسام قرآن پاک سے 1۔ نفسِ امارہ 2۔ نفسِ لوامہ 3۔ نفسِ مطمئنہ	25

15	نفسِ امّارہ سے نفس لوامہ اور پھر نفس مطمئنہ بننے کا طریقہ	26
16	شرعی پیر کی برکت سے نفسِ امارہ، نفسِ مطمئنہ بنتا ہے، پھر موت سے پہلے سکرات کے وقت پانچ بڑے بڑے انعامات کی خوش خبری ملتی ہے قرآن پاک کی روشنی میں!	28
17	نفسِ مطمئنہ کو جو پانچ خوش خبریاں سنائی جاتی ہیں وہ یہ ہیں	28
18	کسی انسان کو اپنے نفس سے مطمئن نہیں ہونا چاہیے	29
19	جس کا تزکیہ نفس ہو جائے وہ برے ماحول سے متاثر نہیں ہوتا	32
20	مرشد کامل نہ ہونے کی وجہ سے نفس کا تسلط	34
21	تزکیہ نفسِ اور تصفیہ قلب کی شدید ضرورت	35
22	عجیب التاثیر واقعہ	38
23	دین کے پانچ شعبے ہیں سب سے مقصود تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس ہے	41
24	شعبہ نمبر: 1 دین اپنی زندگیوں میں مرشد کامل کی بیعت سے آتا ہے	41
25	صحبت کی تاثیر، ایک بین الاقوامی فیصلہ	43
26	چار مناصب نبوت	45
27	شعبہ نمبر: 2 دین کے علوم اور معلوماتِ دینی مدارس سے ملتی ہیں	46
28	شعبہ نمبر: 3 دین کی اشاعت دعوت و تبلیغ سے ہوتی ہے	47
29	شعبہ نمبر: 4 دین کی حفاظت کفار سے جہاد سے ہوگی	48
30	شعبہ نمبر: 5 دین کی حفاظت اندرونی مخالفین دین سے دینی سیاست سے	49
31	دین کے پانچ شعبوں کا اختصار کے ساتھ تذکرہ	50

32	بیعت کا ثبوت قرآن پاک کی روشنی میں	52
33	بیعت کا ثبوت حدیث مبارکہ کی روشنی میں	53
34	بیعت کی اہمیت بڑوں اور بزرگوں کی نظر میں	54
35	صحبتِ کاملین کی ضرورت، حضرت اقدس تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے 11 ملفوظات	57
36	مزید تین اہم ملفوظات حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ	61
37	بیعت کے بارے میں حضرت لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دس بیش قیمت ملفوظات	62
38	حضرت مولانا الیاس کاندھلوی رحمہ اللہ تعالیٰ، بانی تبلیغی جماعت	65
39	فقیہ العصر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہدایت آموز واقعہ	66
40	جس کا مرشد نہ ہو اس پر شیطان تصرف کرتا ہے	69
41	مرید کا مرشدِ کامل سے بیعت کا طریقہ کیا ہے؟	70
42	تصوف کیا ہے؟ تصوف کا نتیجہ کیا ہے؟	72
43	اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تصوف والے کا حسن خاتمہ ہوگا، انشاء اللہ تعالیٰ	73
44	سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج	74
45	خانقاہ ومدرسہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ کی ویب سائٹ کا تعارف	77
46	مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ کا تعارف	78
47	حضرت مولانا محب اللہ مدظلہ العالی کے خلفاء کرام	79

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ ھَدَانَا لِھٰذَا وَمَا کُنَّا لِنَھۡتَدِیَ لَوۡلَا اَنۡ ھَدَانَا اللّٰہُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الَّذِیۡ اَزَالَ الضَّلَالَۃَ بِتَزۡکِیَتِہٖ عَنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہِ الَّذِیۡنَ ھُمۡ خُلَفَآؤُہٗ فِیۡ تَزۡکِیَۃِ اَنۡفُسِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَعَلٰی مَنۡ تَبِعَھُمۡ بِاِحۡسَانٍ اِلٰی یَوۡمِ الدِّیۡنِ :اَمَّا بَعۡدُ !

سوال: اللہ تعالیٰ کے بندے اللہ تعالیٰ کو کتنے محبوب ہیں؟

جواب: جیسے ماں باپ کو اپنی اولاد سے محبت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے اس سے زیادہ محبت ہے۔

اولاد کے لئے ماں باپ کی خواہشیں

ماں باپ اپنی اولاد کے لئے پانچ طرح کی خواہشیں رکھتے ہیں:

1 ہماری اولاد ہماری تابعدار ہو، بہت نیک ہو کہ ہم اس سے خوش رہیں وہ ہم سے خوش رہیں کسی وقت ناراض نہ ہو۔ **2** والدین یہ بھی چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد کسی کی غلام نہ ہو۔ **3** ماں باپ کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بچوں کی اچھی تعلیم ہو، اچھا کاروبار ہو، اچھا مکان ہو، اچھی بیوی ہو، بہت بچے ہوں نیک اور عزت والے ہوں، کسی کے محتاج نہ ہوں وغیرہ وغیرہ۔ **4**۔ والدین کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کے بچے حکومت کی جیل میں نہ جائیں، بیمار نہ ہوں، تنگ دست اور غریب نہ ہوں، کسی مصیبت میں مبتلا نہ ہوں۔ **5** والدین کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ ہمارے بچے ہمیشہ دشمن پر غالب رہیں مغلوب اور کمزور نہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کے بارے میں پانچ خواہشیں رکھتے ہیں

جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر والدین سے زیادہ مہربان ہے تو اللہ تعالیٰ بھی یہ چاہتا ہے کہ میرے بندے جو میری مخلوق ہیں میں انہیں دنیا میں لایا ہوں میں یہ نہیں چاہتا کہ ان کا نقصان ہو اس لئے اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کے بارے میں پانچ باتوں کا مطالبہ کرتا ہے۔

1 میں ان سے راضی رہوں وہ میری نافرمانی نہ کریں، وہ مجھ سے خوش رہیں میں ان سے خوش رہوں۔ **2** وہ بندوں کی بندگی سے بچ جائیں صرف اور صرف میرے بندے بن جائیں کیوں کہ میں ان کا خالق ہوں اور وہ میری مخلوق ہیں۔ **3** وہ جنت والے بن جائیں، حور وغلمان، بنگلے، باغات اور نہروں کے حاصل کرنے والے بن جائیں۔ **4** وہ میری جیل یعنی جہنم اور لامتناہی عذاب سے بچ جائیں۔ **5** میرے بندے دو دشمنوں، نفسِ امارہ (سرکش) اور شیطان لعین سے بچ جائیں۔

سارے انسانوں کی اصلاح وکامیابی کیلئے دو کورس کی شدید ضرورت ہے

سوال: اللہ تعالیٰ جو کہ ہمارے خالق و مالک اور رازق ہیں اور وہ اپنے بندوں کے بارے میں یہ پانچ چیزیں چاہتے ہیں کہ **1** اللہ تعالیٰ بندے سے راضی رہے۔ **2** بندوں کی بندگی سے بچ جائیں۔ **3** بندے جنت والے بن جائیں۔ **4** جہنم سے بچ جائیں۔ **5** نفسِ وشیطان سے بچ جائیں۔ قرآن پاک کی روشنی میں اس کا کیا کورس اور طریقہ کار ہے جس سے یہ کام آسان ہو جائیں اور کامیابی مل جائے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بندوں کی جانب اپنا نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور آپ کو دو کورس عطا فرمائے کہ یہ ان میں چلائیں تا کہ ان کی مکمل اصلاح ہو جائے، علم کے بارے

میں بھی، عمل، تقویٰ اور اتباعِ سنت کے بارے میں بھی اور ان دو کورس کے ذریعہ سے بندوں میں پانچ مقاصد حاصل ہو جائیں۔ **1** انہی دو کورس کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے اور بندے اللہ تعالیٰ سے راضی ہو جائیں گے۔ **2** بندوں کی بندگی سے بچ جائیں گے اور اپنے خالق و مالک اور رازق کے بندے بن جائیں گے۔ **3** جنت والے بن جائیں گے۔ **4** جہنم سے حفاظت مل جائے گی۔ **5** نفسِ امارہ اور شیطان لعین سے بچ جائیں گے۔

یہ دو کورس قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے چار جگہ ذکر فرمائے ہیں جن کا مضمون ایک جیسا ہے۔

پہلی آیت: رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿١٢٩﴾

یعنی: اے پروردگار ہمارے، اور بھیج ان میں ایک رسول انہی میں سے کہ پڑھے ان پر تیری آیتیں اور سکھلائے ان کو کتاب اور تہ کی باتیں اور پاک کرے ان کو، بے شک تو ہی ہے بہت زبردست بڑی حکمت والا۔ (سورۃ بقرہ: آیت 129)

دوسری آیت: كَمَآ أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنْكُمْ يَتْلُوا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝

(سورۃ بقرہ: آیت 151)

یعنی: جیسا کہ بھیجا ہم نے تم میں رسول تم ہی میں سے، پڑھتا ہے تمہارے آگے آیتیں ہماری اور پاک کرتا ہے تم کو اور سکھلاتا ہے تم کو کتاب اور اس کے اسرار اور سکھاتا ہے تم کو جو تم نہ جانتے تھے۔

تیسری آیت: لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي

ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۝ (سورۃ آل عمران: آیت 164)

یعنی: اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا ان میں رسول، انہی میں سے، پڑھتا ہے آیتیں اللہ کی اور پاک کرتا ہے ان کو یعنی شرک وغیرہ سے اور سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور کام کی بات اور وہ تو پہلے سے صریح گمراہی میں تھے۔

چوتھی آیت: هُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیۡهِمۡ وَ یُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَ الۡحِكۡمَةَ ٭ وَ اِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۝۲ (سورۃ جمعہ: آیت 2)

یعنی: وہ ذات جس نے اٹھایا اَن پڑھوں میں ایک رسول انہی میں سے، پڑھ کر سناتا ہے ان کو اس کی آیتیں اور ان کو سنوارتا ہے اور سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور عقلمندی اور اس سے پہلے وہ پڑے ہوئے تھے صریح بھول میں۔

مقصد: اللہ تعالیٰ نے جب چاہا کہ میرے بندے **1** میرے تابعدار بن جائیں۔ **2** بندوں کی بندگی اور غلامی سے بچ جائیں۔ **3** جنت والے بن جائیں۔ **4** جہنم سے حفاظت والے بن جائیں۔ **5** نفس وشیطان پر غالب ہونے والے بن جائیں تو اللہ تعالیٰ نے انہی مقاصد کے حصول کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو کورس دے کر بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ یہ دو کورس امت میں چلائیں۔

انسان کی کامیابی کے لئے دو کورس کی ضرورت وتفصیلات یوں ہیں

کورس نمبر 1: علمِ ظاہری

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیات میں فرمایا: یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ .... وَ یُعَلِّمُهُمۡ

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ **یعنی**: علم ظاہری سکھانا۔

اس سے مراد قرآن پاک زبانی سکھانا، قرآن پاک کے معانی سکھانا اور احادیث مبارکہ سکھانا ہے۔

کورس نمبر 2: علمِ باطنی

وَيُزَكِّيهِمْ اور تزکیہ نفس کرانا

یعنی: نفسِ امارہ سے نفسِ مطمئنہ بنانا اور اس کا نام علمِ باطنی ہے۔

پہلے کورس کی اہمیت

واضح ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے امت میں دو بڑی بیماریاں تھیں۔

پہلی بیماری دین سے بے علمی تھی۔ اکثر لوگ صحیح دین سے بے خبر تھے۔

دوسری بیماری یہ تھی کہ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔ جیسا کہ فرمایا

وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلٰلٍ مُّبِينٍ

اور یہ گمراہی پانچ طرح کی تھی۔ **1** عقیدے کی خرابی، یعنی شرک وغیرہ۔ **2** عبادت کی خرابی یعنی بتوں کی عبادت وغیرہ۔ **3** اخلاق کی خرابی۔ **4** معاشرے کی خرابی۔ **5** معاملات کی خرابی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ تعالیٰ نے یہ دو کورس دے کر بھیجا تو ایک کورس کے چلانے سے یعنی قرآن پاک زبانی پڑھانے، معانی پڑھانے اور احادیث مبارکہ سکھانے سے دین سے بے علمی کا مرض ختم ہو گیا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین زبردست حفاظ، قراء اور مفسرین و محدثین بن گئے۔ یہ کورس آج تک مدارس والوں نے سنبھالا ہوا ہے یعنی ان دینی مدارس میں حفاظ، قراء، مفسرین اور محدثین بنتے ہیں اور بے علمی ختم ہو رہی ہے۔

دوسرے کورس کی اہمیت

وَيُزَكِّيهِمْ یعنی تزکیہ نفس کی محنت سے وہ ساری گمراہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے سے پہلے موجود تھی، ختم ہوگئی۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صحبت، اپنی توجہ اور تصرفِ قلبی سے اور آیات مبارکہ کی برکت سے لوگوں کا تزکیہ نفس کیا اور جن پانچ گمراہیوں میں مبتلا تھے وہ ساری ختم ہوگئیں۔ تب وہ صحابہ کرام تزکیہ نفس کی برکت سے نفسِ مطمئنہ والے بن گئے نفسِ امارہ ختم ہوگیا۔ اس دوسرے کورس کے چلانے سے ایسے مقام والے بن گئے کہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ کی خوش خبری مل گئی یعنی اللہ تعالیٰ ان سے راضی وہ اللہ تعالیٰ سے راضی۔ دنیا میں ہی جنت کی خوش خبری مل گئی۔ یہ تزکیہ نفس کا فائدہ اور اس کی برکات تھیں۔

یہی تزکیہ نفس والا کورس خانقاہوں میں مرشدین کاملین نے سنبھالا ہوا ہے۔ ان کی بیعت، صحبت، رہبری اور نگرانی میں تزکیہ نفس پیدا ہوتا ہے اور نفسِ امارہ، نفسِ مطمئنہ بن جاتا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ فجر کی آخری چار آیات میں پانچ عظیم الشان خوش خبریاں سنائی ہیں۔

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿٣٠﴾ (سورۃ فجر: آیت 27 تا 30)

یعنی اے نفسِ مطمئنہ! پانچ خوش خبریاں سنو!!

1. ارْجِعِي إِلَىٰ رَبِّكِ یعنی اپنے رب کی طرف واپس جا! (علیین میں)
2. رَاضِيَةً اپنے رب سے راضی ہو!
3. مَّرْضِيَّةً رب تعالیٰ آپ سے راضی!
4. فَادْخُلِي فِي عِبَادِي میرے نیک بندوں میں داخل ہوجا!

5 وَادۡخُلِیۡ جَنَّتِیۡ میری جنت میں داخل ہوجا!

بیعت سے جب تزکیہ نفس ہوجائے تو بڑے بڑے مقامات اور انعامات ملتے ہیں۔ اسی نفسِ مطمئنہ سے اللہ تعالیٰ راضی ہوجاتا ہے اور وہ نفس اللہ تعالیٰ سے راضی رہتا ہے۔ یہ خطاب تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تھا لیکن اس زمانہ میں بھی خانقاہ اور مرشد کامل کی بیعت و برکت سے جو نفس، مطمئنہ بن جائے اس کے لئے بھی یہی خطاب سنایا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ہمارے نفوسِ امارہ کو نفوسِ مطمئنہ بنادیں۔ آمین اور اس کے لئے بھی جس نے آمین کہا۔

سوال: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امت کی اصلاح کے لئے دو کورس لائے تھے ایک علمِ ظاہری یعنی قرآن پاک زبانی، قرآن پاک کے معانی اور احادیث مبارکہ، دوسرا کورس تزکیہ نفس یعنی نفس کی صفائی۔ جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں چار جگہ فرمایا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے پردہ فرما گئے تو ان دونوں کورس کو کس نے سنبھالا؟ اور قیامت تک امت کی اصلاح کے لئے کون آگے چلا رہا ہے؟ تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو علمی کامیابی بھی حاصل ہوجائے اور عملی کامیابی یعنی تزکیہ نفس بھی حاصل ہوجائے۔

جواب: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس دارِ فنا سے دارِ بقا کی طرف تشریف لے گئے تو ایک کورس قرآن پاک زبانی، قرآن پاک کے معانی اور احادیث مبارکہ، جس سے امت کا جہل ختم ہوتا ہے، مدارس والوں نے سنبھال لیا جس سے حافظ، قاری، مفسر اور محدث بنے۔ مدارس میں اسی کورس کی تعلیم آج تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

دوسرا کورس:

تزکیہ نفس (نفسِ امارہ سے نفسِ مطمئنہ بنانا) ہے یہ خانقاہوں میں مرشدین کاملین نے سنبھال رکھا

ہے جس سے عقیدے کی گمراہی ، عبادت کی گمراہی ، اخلاق کی گمراہی ، معاشرے کی گمراہی اور معاملات کی گمراہی سب اسی کورس سے آسانی کے ساتھ ختم ہو جاتی ہیں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **وَيُزَكِّيهِمْ** کی روشنی میں تزکیہ نفس کے اس کورس کے ساتھ یہ ساری گمراہیاں ختم کی تھیں۔اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسے حضرات بن گئے۔ یہ تزکیہ نفس کا کورس خانقاہوں میں مرشدین کاملین نے سنبھال رکھا ہے جو قیامت تک چلتا رہے گا۔انشاءاللہ تعالیٰ

دیوبند حضرات کا مقام

دیوبند حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے یہ دونوں کورس علم ظاہری (قرآن پاک زبانی،قرآن پاک کے معانی،احادیث مبارکہ) بھی حاصل کیا تھااور علم باطنی (تزکیہ نفس) بھی حاصل کیا تھاان دو کورس کی وجہ سے وہ خود بھی دین والے بن گئے اور پوری دنیا میں دین کی رونق قائم کی۔ مدارس کے ذریعے،تبلیغ کے ذریعے، دینی سیاست کے ذریعے،تصانیف اور خانقاہوں میں تصوف کے ذریعے، جہاد اور تحریک ختم نبوت وغیرہ کے ذریعے سے۔ دیوبند حضرات کے علاوہ کئی ممالک میں بڑے بڑے علماءِ کرام اور بڑے بڑے مدارس موجود ہیں لیکن ان حضرات کی محنت ساری دنیا میں تو درکنار اپنے ملک میں، اپنے شہر یا اپنے گھر میں بلکہ بعض حضرات کا تو اپنے آپ میں اور اپنے گھر میں دین کا اور سنت کا نقشہ نظر نہیں آتا اس کے باوجود کہ ان کے پاس علمِ ظاہری کی کوئی کمی نہیں ہے زبردست حفاظ وقراء اور محدثین ومفسرین ہیں لیکن ان کے پاس دوسرا کورس یعنی تزکیہ نفس نہیں ہے بلکہ بعض کو تزکیہ نفس سمجھ میں ہی نہیں آتا بعض کو سمجھ تو آتا ہے لیکن صحیح طریقہ سے حاصل نہیں کرتے۔ اسی وجہ سے ان کے پاس جتنا علم ہے اتنا عمل نہیں اور خود وہ اعمالِ صالحہ،تقویٰ اور اتباعِ سنت کی کمی محسوس کرتے ہیں کیونکہ علم کا کورس تو مدارس دینیہ سے کیا ہے اور علم کے بارے میں مطمئن ہیں کہ

میرے پاس دینی مسائل کا علم بہت ہے لیکن عمل، تقوٰی، اتباعِ سنت، اخلاق حسنہ کا کورس جو خانقاہوں میں مرشدِ کامل کے پاس ہوتا ہے وہ نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ علم کا کورس کرنے سے علم آسان ہو گیا اور عمل، تقوٰی، اتباعِ سنت، اخلاقِ حسنہ اپنانا اور اخلاقِ رذیلہ وغیرہ کو چھوڑنے کا کورس نہ ہونے کی وجہ سے یہ مشکل ہو گیا اور اس پر خود بھی پریشان ہوتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ فلاں عام آدمی ہے لیکن تہجد گزار ہے اور میں سب کچھ جانتے ہوئے بھی اس سے محروم ہوں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ کورس سے کام آسان ہوتا ہے اگر کسی نے درزی سے کپڑے سینے کا کورس کیا ہوا ہے تو آسانی سے کپڑے سلائی کر سکتا ہے اور اگر کورس نہیں کیا تو سال بھر میں ایک جوڑا بھی نہیں بنا سکتا، اگر کسی نے ڈرائیونگ کا کورس کسی ڈرائیور سے کیا ہوا ہے تو آسانی سے گاڑی چلا کر دوسرے شہروں تک جا سکتا ہے لیکن کورس نہیں کیا تو گاڑی اپنے شہر میں بھی نہیں چلا سکتا تو ضابطہ یہ ہے کہ کورس سے کام آسان ہو جاتا ہے اور کورس نہ کرنے سے کام مشکل ہوتا ہے۔

جس نے علم کا کورس مدارسِ دینیہ میں کیا تو دس بارہ سال میں بڑا عالم بن جاتا ہے، عمل، تقوٰی اور اتباعِ سنت، تہجد گزار بننا اور اخلاقِ حمیدہ وغیرہ سے متصف ہونے کا کورس خانقاہوں میں مرشدین کاملین سے نہیں کیا تو عمل، تقوٰی اور سنت پر عمل وغیرہ مشکل ہوتا ہے۔ ہر بندہ خود مختار ہے خانقاہ سے کورس کرے گا تو جو فائدہ وہاں سے ملتا ہے اس کو خود پتہ چل جائے گا اور اگر نہیں کرتا تو نقصان کا پتہ چل جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سب کی حفاظت فرمائے، آمین۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے دو مقاصد

قرآن پاک میں اللہ جل جلالہ نے چار جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے دو مقاصد ارشاد فرمائے ہیں۔

پہلا مقصد: يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ .... وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

یعنی: قرآن پاک زبانی سکھانا، قرآن پاک کے معانی سکھانا اور احادیث مبارکہ سکھانا......اس کا نام ہے علم ظاہری۔

دوسرا مقصد: وَيُزَكِّيْهِمْ

یعنی تزکیہ نفس، اس کا نام علمِ باطنی ہے

سوال: دونوں مقاصد میں سے کون سا مقصد زیادہ اہم ہے؟

جواب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصودِ اصلی تزکیہ نفس ہے کیونکہ قرآن پاک زبانی سکھانا، قرآن پاک کے معانی سکھانا اور احادیث مبارکہ سکھانا یہ تمہید ہے تزکیہ نفس کے لئے۔ اگر علم ظاہری نہ ہو تو تزکیہ نفس کس طرح ہوسکتا ہے۔ جائز ناجائز، حلال وحرام، ثواب وعذاب اور خالق و مخلوق کا فرق نہیں ہوسکتا۔ یہ سب علم ظاہری سے پتہ چلتا ہے اس لئے علم ظاہری سخت ضروری ہے لیکن دین کی معلومات کے لئے ہر مسلمان پر پورا علم ظاہری مکمل حاصل کرنا فرض عین نہیں ہے نہ ساری دنیا کے لوگ حفاظ وقراء اور مفسرین ومحدثین بن سکتے ہیں بلکہ علم ظاہری مکمل حاصل کرنا فرض کفایہ ہے بعض لوگ مکمل علم ظاہری حاصل کر کے دوسروں کی کفایت کر سکتے ہیں۔ تمام جِنّ وانس، مرد ہوں یا خواتین، عالم ہوں یا اَن پڑھ، ملک کے حکمران ہوں یا عوام، سرمایہ دار ہوں یا غریب، تزکیہ نفس کا حصول یعنی نفس کی صفائی، غلط عقائد سے، گناہ سے، بُرے اخلاق سے اور دین کی خلاف ورزی سے سب پر فرض عین ہے۔ لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصودِ اصلی تزکیہ نفس ہے اگر کوئی بڑا عالم ہے اور اس کا تزکیہ نہیں ہوا ہو تو وہ کامیاب نہیں لیکن اگر کوئی بڑا عالم نہیں مگر اس کا تزکیہ نفس ہو چکا تو وہ کامیاب ہے۔

تزکیہ نفس کی اہمیت قرآن کریم کی روشنی میں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ کے دو مقاصد تھے علمِ ظاہری اور علمِ باطنی (تزکیہ نفس)۔ لیکن کامیابی کا فیصلہ مقصودِ اصلی یعنی تزکیہ پر ہوگا۔ تزکیہ نفس کے بارے میں قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے بہت تاکید سے فرمایا کہ تزکیہ نفس والا کامیاب ہے۔ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى تاکید مزید کے لئے قسم کھا کر بتایا پھر اور زیادہ تاکید کے لئے ایک قسم پر اکتفاء نہیں کیا، پانچ یا دس قسموں پر بھی اکتفاء نہیں کیا بلکہ گیارہ قسمیں کھا کر سورۃ شمس میں اللہ تعالیٰ نے خوب وضاحت فرمائی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَالشَّمْسِ ① وَضُحٰهَا ۞ ② وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا ۞ ③ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۞ ④ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۞ ⑤
وَالسَّمَآءِ ⑥ وَمَا بَنٰهَا ۞ وَالْاَرْضِ ⑦ وَمَا طَحٰهَا ۞ ⑧ وَنَفْسٍ ⑨ وَّمَا سَوّٰهَا ۞ ⑩ فَاَلْهَمَهَا ⑪
فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۞ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۞ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۞

یعنی: قسم سورج کی اور اس کی دھوپ چڑھنے کی اور چاند کی جب آئے سورج کے پیچھے اور دن کی جب اس کو روشن کر لے اور رات کی جب اس کو ڈھانک لیوے اور آسمان کی اور جیسا کہ اس کو بنایا اور زمین کی اور جیسا اس کو پھیلایا اور نفس کی اور جیسا کہ اس کو ٹھیک بنایا پھر سمجھ دی اس کو بدی کی اور بچ کر چلنے (پرہیزگاری) کی۔ تحقیق مراد کو پہنچا جس نے اس کو سنوار لیا اور نامراد ہوا جس نے اس کو خاک میں ملا چھوڑا۔ (سورۃ الشّمس: آیت 1 تا 10 تفسیر عثمانی)

حاصلِ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گیارہ قسمیں کھا کر یہ فیصلہ سنایا ہے کہ جس کا تزکیہ نفس ہو گیا وہ کامیاب ہے اور جس نے نفس کو گندا کیا وہ ناکام ہے۔

عجیب بات: عجیب بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ عَلِمَ جس

نے علم حاصل کیا وہ کامیاب ہے۔ یہ بھی نہیں فرمایا کہ **قَدْ اَفْلَحَ مَنْ خَرَجَ فِي التَّبْلِيْغِ** جو تبلیغ کے لئے نکلا وہ کامیاب ہے۔ یہ بھی نہیں فرمایا کہ **قَدْ اَفْلَحَ مَنْ صَلّٰى وَصَامَ** وہ کامیاب ہو گیا جس نے نماز پڑھی اور روزہ رکھا وغیرہ وغیرہ۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ **قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا**○ کامیاب ہے وہ شخص جس نے نفس کا تزکیہ کیا۔

وجہ کیا ہے؟ وجہ یہ ہے کہ...... ہوسکتا ہے کہ کوئی شخص عالم بھی ہو لیکن اس سے گناہ ہو جائے، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ تبلیغ والا ہو مگر اس سے گناہ سرزد ہو جائے، یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نمازی ہو، روزہ دار ہو، تہجد گزار ہو اور اس سے گناہ سرزد ہو جائے لیکن جس کا تزکیہ نفس ہو گیا وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کورس کی برکت سے گناہوں سے بچ جائے گا اگر اس سے گناہ ہوتے ہیں تو اس سے پتہ چلا کہ اس کا تزکیہ نفس نہیں ہوا کیونکہ تزکیہ نفس والے سے گناہ نہیں ہوتے اگر خدانخواستہ اس سے کوئی گناہ ہو بھی جائے تو جلد اس کو اس کا احساس ہو جاتا ہے اور جلد ہی وہ توبہ کر لیتا ہے اس لیے کامیابی کا فیصلہ تزکیہ نفس والے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا کسی مرشد کامل سے تزکیہ نفس کرا دے، (آمین)۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا تزکیہ نفس ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کورس کرنے سے۔ جس کا ذکر رب العالمین نے قرآن پاک میں چار مقامات پر فرمایا ہے:

وَيُزَكِّيْهِمْ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کا تزکیہ فرماتے تھے اپنی صحبت، توجہ قلبی اور تصرفِ قلبی سے۔ اسی طرح آج کل خانقاہوں میں یہ کورس ہو رہا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ فضل و کرم فرمایا کہ مدارس کی برکت سے علمِ ظاہری والے بڑے بڑے علماءِ کرام بنتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ نے یہ فضل فرمایا کہ خانقاہوں سے علمِ باطنی کا کورس کر کے بڑے بڑے صالحین پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو علومِ ظاہری میں بھی اور علومِ باطنی (تزکیہ نفس) میں بھی کامیابی نصیب فرمائے۔ آمین

تزکیہ نفس کی اہمیت انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نظر میں

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوبات شریف میں ایک مستقل مکتوب لکھا ہے کہ سارے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد تزکیہ نفس تھا اور اپنی امت کو دعوت دیتے تھے کہ نفسِ امارہ کی مخالفت کرو اور نفسانی خواہشات چھوڑو۔ نفس کی خواہش ہوتی ہے کہ نماز نہ پڑھی جائے، زکوٰۃ نہ دی جائے، اتباعِ سنت نہ کی جائے۔ نیز نفس کی یہ بھی خواہش ہوتی ہے کہ زنا کرو، بدنظری کرو، لواطت کرو، ناپ تول میں کمی بیشی کرو، شرک کرو وغیرہ۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا:

اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ (سورۃ الجاثیہ: آیت 23)

یعنی: بھلا دیکھ تو جس نے ٹھہرالیا اپنا حاکم (ومعبود) اپنی خواہشِ (نفس) کو۔

نیز ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى ○ (سورۃ النازعات: آیت 41،41)

یعنی: یعنی جو کوئی ڈرا ہوا اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے اور روکا ہو اس نے جی کو خواہش سے، سو بہشت ہے اس کا ٹھکانا۔

مقصد یہ ہے کہ جب انسان نے خواہشاتِ نفس سے اپنے آپ کو بچا لیا تو اس کا ٹھکانا جنت ہے۔

سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ فرعون کو تزکیہ کی دعوت دیں۔

قرآن پاک میں ہے:

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿١٧﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ﴿١٨﴾

یعنی: سواس (فرعون) سے کہو کیا تجھ کو اس بات کی خواہش ہے کہ تو درست ہو جائے یعنی تزکیہ والا بن جائے۔ (سورۃ النازعات: آیت 17، 18)

نفسِ امارہ شب و روز بندے سے گناہ کرواتا ہے یہ شیطان سے بھی زیادہ طاقت ور ہے کیونکہ شیطان کا کام صرف وسوسہ اندازی کرنا ہے۔

قرآنی فیصلہ ہے: الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ (سورۃ الناس: آیت 5)

اور نفسِ امارہ انسان کو گناہ کی طرف مائل کرتا ہے، بار بار ترغیب دیتا ہے اور اس سے گناہ کا تقاضا کرتا رہتا ہے۔

نوٹ: سارے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مطالبہ یہی تھا کہ نفسِ امارہ کی پیروی چھوڑو ہماری راہبری پر عمل کرو۔ آخر میں ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے وَیُزَکِّیْهِمْ کا منصب عطا فرمایا اور اسی تزکیہ نفس سے صحابہ کرام جیسے حضرات بنے۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مقام مقرر ہوا اور خیر الخلائق بعد الانبیاء کا رُتبہ ملا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے طفیل سے تزکیہ نفس کا منصب ان حضرات کی وراثت میں آ گیا جنہوں نے خانقاہوں میں مرشدین کاملین سے تزکیہ نفس کا کورس کیا اور انہیں اپنے مرشدین کاملین سے اجازت و خلافت ملی۔ اب قیامت تک وہی حضرات تزکیہ نفس کا کورس چلاتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا منصب یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ .... وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ یعنی قرآن پاک زبانی سکھانا، قرآن پاک کے معانی سکھانا اور احادیث

مبارکہ سکھانا مدارس کے علماءِ کرام کو وراثت میں مل گیا، آج تک اور قیامت تک یہی حضرات چلاتے رہیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ

اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح وراثت دونوں کورسوں میں نصیب فرمائے۔ آمین اور اس کے لئے بھی جس نے آمین کہا۔

سوال: **شیطان کیوں ملعون ہو گیا؟** اس کے باوجود زیادہ عبادت کرنے والا تھا حکیم الامت شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شیطان نے کروڑوں سال بے ریا عبادت کی تھی اور زیادہ عبادت کی وجہ سے اس کا نام طاؤس الملائکہ یعنی فرشتوں کا سردار پڑ گیا اور فرشتوں کے ساتھ نشست و برخاست ہونے لگی۔ علم میں اتنا ماہر تھا کہ معلم الملائکہ یعنی فرشتوں کا استاد بن گیا تھا پھر کیوں ملعون ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں مبتلا ہو کر جنت سے محروم اور جہنم والا بن گیا؟

جواب: اس کے باوجود کہ شیطان طاؤس الملائکہ اور معلم الملائکہ تھا پھر بھی ملعون ہو گیا اور جہنمی بن گیا اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کا تزکیہ نفس نہیں ہوا تھا نفسِ امارہ نے شیطان کو ملعون بنایا شیطان کا تو شیطان نہیں تھا بس اس کا نفسِ امارہ تھا۔ نفسِ امارہ نے ہی شیطان کو ملعون بنایا کیونکہ تزکیہ نفس مرشد کامل سے بیعت اور اس کی صحبت اور رہبری سے ہوتی ہے۔ شیطان کو مرشد کامل نہیں ملا اس کے زمانے میں فرشتے تھے جو اس کے مرشد نہیں بن سکتے تھے فرشتوں کا مزاج جدا تھا وہ نوری اور معصوم تھے اور شیطان کا مزاج ناری اور غیر معصوم تھا باہم موافقت نہیں تھی اس وجہ سے کوئی فرشتہ نبی بن کر نہیں آیا کیونکہ انسان اور جنات کے ساتھ ان کے مزاج کی موافقت نہیں ہے لہٰذا فرشتے شیطان کا مرشد نہیں بن سکتے تھے۔ پہلے مرشد سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے لیکن شیطان کا تزکیہ نفس نہ ہونے کی وجہ سے نفسِ امارہ نے شیطان سے دعویٰ کرایا اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ کہ میں آدم علیہ الصلوٰۃ

والسلام سے بہتر ہوں۔ یوں نفسِ امارہ نے اسے گمراہ کر دیا اور ملعون بنا دیا کروڑوں سال کی عبادت ختم ہوئی جنت سے محروم ہوا اور ہمیشہ کے لئے جہنمی ہو گیا۔ شیطان سے یہ کس نے کروایا اس کا تو کوئی شیطان نہ تھا بس اس کا نفسِ امارہ تھا جس کا تزکیہ نہیں ہوا تھا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تزکیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت و تربیت سے ہوا تھا حالانکہ وہ ایمان لانے سے پہلے کیسے گمراہیوں میں مبتلا تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے مزکّی و مرشد تھے صحابہ آپ کے مریدین تھے چونکہ مرشد بہت اونچے مقام والے تھے اس لیے مریدین بھی بہت اونچے مقام والے بنے۔

غور طلب بات یہ ہے جن کا تزکیہ نفس ہوا وہ صحابہ جیسے بن گئے اگرچہ علم و عبادت میں اتنے نہیں تھے اور جن کا تزکیہ نفس نہیں ہوا وہ شیطان جیسے بن گئے اگرچہ علم و عبادت میں بہت آگے ہوں۔

نوٹ: شیطان کروڑوں سال کی عبادت کے باوجود اور علم کے باوجود تزکیہ نفس نہ ہونے کی وجہ سے ملعون ہو گیا ہم اگر تزکیہ نفس کا خیال نہیں کریں گے اس کے باوجود کہ نہ ہم نے اتنی عبادت کی ہے اور نہ ہمارے پاس اتنا علم ہے تو ہمارا کیا بنے گا؟

اللہ تعالیٰ مرشد کامل کے ذریعے سے ہمارا تزکیہ نفس کرادے، آمین۔

شیطان اور نفس کے درمیان بحث مباحثہ

سنا ہے شیطان اور نفسِ امارہ کے درمیان زبانِ حال سے مباحثہ ہوا۔

شیطان لعین نے کہا: میں بڑا ڈاکو اور راہزن ہوں لوگوں کو گمراہ کرنے میں زیادہ فعال ہوں۔

نفس نے کہا: میں بڑا راہزن اور ڈاکو ہوں لوگوں کو گمراہ کرنے میں میرا کردار تم سے زیادہ ہے۔

نفس نے شیطان سے کہا: تم اپنے بارے میں کچھ بتاؤ تم نے لوگوں سے کیا کیا گناہ کروائے ہیں؟

شیطان لعین نے کہا: میں لوگوں سے بدنظری کرواتا ہوں، زنا، لواطت، حرام، چوری، کفر اور شرک کرواتا ہوں بلکہ بعض لوگوں سے خدائی کا دعوٰی بھی کرواتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔

شیطان نے نفس سے پوچھا: لوگوں کو گمراہ کرنے میں تمہارا کیا کردار ہے؟

نفس نے کہا: میں اپنے سارے کام اور پورا کردار نہیں بتاتا بلکہ ایک کام بتاتا ہوں جو تمہاری ساری شرارتوں اور غنڈہ گردیوں پر غالب آجائے گا اور تمہارا کردار اس کے سامنے ہیچ نظر آئے گا۔ تمہیں پتہ چل جائے گا کہ غنڈہ گردی اور راہزنی میں میرا مقام اور میرا کردار تم سے کتنا بلند ہے؟

شیطان نے کہا: بتاؤ تم نے ایسا کیا کام کیا ہے کہ میرا سارا کردار اس کے سامنے ہیچ ہے اور کچھ حیثیت نہیں رکھتا؟

نفس نے کہا: اے شیطان لعین! تم یہ بتاؤ کہ تمہیں گمراہ کرنے والا کون ہے کس نے تمہیں ذلیل و رسوا کروایا؟ سنو! میں نے ہی تمہیں گمراہ کیا تھا تم تو بہت نیک تھے کروڑوں سال عبادت کرنے والے تھے طاؤس الملائکہ یعنی فرشتوں کے سردار، معلم الملائکہ یعنی فرشتوں کے استاد تھے لیکن میں نے تمہیں بہکایا اور گمراہ کر دیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے تجھے حکم دیا کہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سجدہ کرو! میں نے ہی تجھ سے انکار کروایا اور تو نے کہہ دیا کہ میں ان سے بہتر ہوں میں آگ سے پیدا ہوا ہوں اور وہ مٹی سے۔ آگ اوپر کی طرف چڑھتی ہے اور مٹی نیچے پڑی رہتی ہے اور مخلوق اس پر چڑھی رہتی ہے۔

مقصد یہ ہے کہ شیطان کا تو کوئی شیطان نہیں تھا اسے گمراہ کرنے والا نفسِ امارہ ہی تھا جس نے اس کو مغروری میں ڈالا اور وہ میں میں (عربی میں اَنَا، اَنَا) کہتا رہا۔ نفس نے اس سے یہ دعوٰی کروایا اور نیک اور عالم ہونے کے باوجود اسے گمراہ کر دیا۔ یوں نفس اپنے دعوے میں غالب آ گیا اور جیت گیا

کہ میں ہی بڑا ڈاکو، لٹیرا اور راہزن ہوں اور شیطان اس کے مقابلہ میں ہیچ نظر آنے لگا۔

نوٹ: شیطان کا کھلا دشمن ہونا ساری دنیا میں مشہور ہے، سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر آج تک اور روزِ قیامت تک کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ تو نفسِ امارہ کے قوی اور سرکش ہونے میں کیا شبہ ہوسکتا ہے کہ شیطان بھی اس کی وجہ سے گمراہ ہوگیا کروڑوں سال کی عبادت ختم ہوگئی۔ لامتناہی جنت سے محروم ہوگیا اور ابدی جہنم اس کا ٹھکانا بن گیا۔ سب لوگوں کے گناہوں میں حصہ دار بن گیا۔ یہ سب کچھ شیطان سے نفسِ امارہ نے کروایا تو نفسِ امارہ کے شیطان لعین سے قوی ہونے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کی ان دونوں کے شر سے حفاظت فرماویں۔ آمین اور اس کے لئے بھی جس نے آمین کہا۔

نفس اور شیطان کے درمیان فرق کیا ہے؟

نفسِ امارہ اور شیطان لعین، اللہ تعالیٰ کے بھی دشمن ہیں انسان کے بھی دشمن ہیں۔ بلکہ اپنے آپ کے بھی دشمن ہیں۔ جب اپنے آپ کے لیے بھی دشمن ہیں تو انسان کے لئے کیسے خیر خواہ ہو سکتے ہیں۔ لیکن نفس، شیطان کی نسبت قوی بھی ہے اور شیطان نفسِ امارہ کے تعاون سے انسان کو گمراہ بناتا ہے اگر نفس کا تعاون نہ ہو تو شیطان کچھ بھی نہیں کرسکتا۔

واضح ہو کہ نفس اور شیطان میں چار قسم کے فرق ہیں۔

فرق نمبر 1: نفس اندرونی دشمن ہے اور شیطان بیرونی دشمن ہے۔

فرق نمبر 2: نفس قوی دشمن ہے جیسا کہ قرآنِ کریم میں ہے **اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوْٓءِ** یعنی نفس تو ہر ایک کو بُری بات ہی بتلاتا ہے (اس میں مبالغہ کا صیغہ آیا ہے)۔ شیطان کمزور دشمن ہے۔ قرآنِ حکیم میں ہے **اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا**○

(سورۃ آل عمران: آیت 76) یعنی بے شک شیطان کی تدبیر کمزور ہے۔

فرق نمبر 3: نفس ضدی دشمن ہے بار بار ایک گناہ کا اصرار کرتا رہتا ہے اگر انسان وہ نہ کرے تو نفس کہتا ہے مجھے اس میں مزہ ملتا ہے اور یہ میرا حق ہے میں اپنا حق کسی طرح چھوڑ نہیں سکتا وہ ضد کرتا رہتا ہے۔ شیطان چالاک دشمن ہے اگر انسان گناہ سے انکار کرے تو وہ ضد نہیں کرتا کیوں کہ اسے ذاتی طور پر اس میں کوئی فائدہ نہیں ملتا بلکہ انسان کا نقصان ہی اس کا مقصد ہوتا ہے اگر اس گناہ سے نہیں تو کسی اور گناہ سے کرا دیتا ہے اتنا چالاک ہے کہ جب اس کو یقین ہو جائے کہ یہ شخص گناہ نہیں کرتا تو وہ اس پر زور نہیں لگاتا تاکہ اس سے وقت ضائع ہوتا ہے کہتا ہے کہ مجھے اس سے کوئی ذاتی فائدہ تو ہے نہیں مجھے تو صرف اس کو گناہ گار بنانا ہے وہ کسی اور گناہ سے بنالوں گا۔ نیز شیطان کا کام صرف اور صرف گناہ کا وسوسہ ڈالنا ہے۔ **الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ** قرآنی فیصلہ ہے۔

فرق نمبر 4: نفس مسلمان ہوسکتا ہے اور امارہ سے مطمئنہ بن سکتا ہے اور شیطان مسلمان نہیں ہوسکتا کافر تھا کافر ہے اور کافر مرے گا۔

نفس و شیطان کا انسان کو گمراہ کرنے کا طریقہ کیا ہوتا ہے؟

انسان کو گمراہ کرنے کے لئے نفس اور شیطان دونوں کام کرتے ہیں نفس اندرون ہے اور قوی ہے شیطان باہر ہے اور ضعیف ہے۔ قاعدہ اور ضابطہ یہ ہے کہ باہر والا اندر والے کے تعاون سے اور ضعیف قوی کے تعاون سے نقصان پہنچانے میں کامیاب ہوسکتا ہے ورنہ نہیں۔ یعنی شیطان باہر بھی ہے اور ضعیف بھی اور نفس اندرون بھی ہے اور قوی بھی۔ اس لیے نفس کے سہارے کے بغیر وہ دشمنی میں کامیاب نہیں ہوسکتا جیسے کافر اسلامی ملک کو فتح اس وقت کر سکتا ہے جب اسلامی ملک کے اندرونی افراد سے تعاون حاصل ہو ورنہ وہ کامیاب نہیں ہوسکتا ہے۔ اسی طرح کمزور آدمی دشمن سے

مقابلہ اس وقت کر سکتا ہے جب قوی آدمی افسر ہو یا چوہدری یا سردار کا تعاون ہو ورنہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔

لیکن تزکیہ نفس کی برکت سے نفس، مطمئنہ اور مسلمان ہو جائے تو چونکہ شیطان باہر بھی ہے اور ضعیف بھی، تو وہ کیا کر سکتا ہے جب اندرون اور قوی کا سہارا نہ ہو۔ تو جب انسان کا نفسِ امارہ بیعت کے ذریعے سے نفسِ مطمئنہ بن گیا تو انسان، نفسِ امارہ سے بھی بچ گیا اور شیطان لعین سے بھی بچ گیا کیونکہ اندرون اور قوی کا تعاون حاصل نہیں۔ یہی وجہ تھی کہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا شیطان لعین کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا کیونکہ ان کے نفوس، مطمئنہ اور مسلمان ہو چکے تھے۔ جب اندرون اور قوی مسلمان ہو گیا تو شیطان باہر اور ضعیف کیا کر سکتا تھا یوں صحابہ رضی اللہ عنہم نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد یہ اونچا مقام و مرتبہ حاصل کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کے نفوس کا بیعت کے ذریعے تزکیہ فرما دے تاکہ ہم دونوں دشمنوں سے بچ جائیں۔ آمین اور اس کے لئے بھی جس نے آمین کہا۔

علماءِ کرام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث تب ہوں گے جب انکے پاس علم ظاہری کے ساتھ علم باطنی (تزکیہ) بھی ہو ورنہ حقیقی وارث نہیں

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے مکتوبات شریف میں اپنے مکتوب نمبر 268 میں لکھا ہے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے دونوں علموں (علم ظاہری اور علم باطنی) سے مشرف و معزز فرمایا تھا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ظاہری (قرآن پاک زبانی، معانی اور احادیث) اور علم باطنی (تزکیہ نفس) سے معزز اور مبعوث فرمایا۔ علماء کرام، ورثاء ہیں اس وقت جب ان کے پاس علم ظاہری کے ساتھ علم باطنی (تزکیہ نفس) بھی ہو۔ اگر علماء کرام نے مدارس سے علم

ظاہری حاصل کیا اور خانقاہوں سے مرشدین کاملین سے تزکیہ نفس کا کورس نہیں کیا تو وہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وارث نہیں ہیں کیونکہ وارث اس کو کہتے ہیں جو مُورِث (میت) کے سب ترکے میں یعنی ہر چیز میں حصہ دار ہو۔ مکان، دکان، جائیداد وغیرہ اگر ہر چیز میں حصہ دار نہ ہو بلکہ بعض مخصوص چیزوں میں حصہ ہو تو اس کا نام اُدھار والا ہے وہ وارث نہیں کہلاتا۔ اسی طرح جو عالم صرف علم ظاہری والا ہو اور علم باطنی (تزکیہ نفس) حاصل نہ کیا ہو اس کو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وارث نہیں کہا جا سکتا بلکہ وہ ادھار والے جیسا ہے کیونکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پاس علم ظاہری اور علم باطنی دونوں تھے لہٰذا علماء کرام کے لئے بھی دونوں علموں کا کسب ضروری ہے۔ علم ظاہری مدارس دینیہ سے اور علم باطنی (تزکیہ نفس) خانقاہوں میں مرشدین کاملین سے، ورنہ ان کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا وارث سمجھنا ٹھیک نہیں ہے بلکہ وہ ادھار والے جیسے ہیں کیونکہ بعض علم میں حصہ دار ہیں اور بعض میں نہیں۔ علماء کرام جیسے اپنی محنتوں سے علماء بن گئے ہیں اسی طرح مرشدِ کامل کے پاس محنت کر کے تزکیہ نفس بھی ضرور کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ سارے علماء کرام کو انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا صحیح وارث بنا دیں اپنے فضل و کرم سے۔ آمین اور اس کے لئے بھی جس نے آمین کہا۔

نفس کی اقسام قرآن پاک کی روشنی میں

1۔ نفسِ امارہ 2۔ نفس لوامہ 3۔ نفسِ مطمئنہ

1۔ نفسِ امارہ: وہ ہوتا ہے کہ انسان سے گناہ بھی کرواتا ہے اور شاباش بھی دیتا ہے۔ نفسِ امارہ والے شخص کے لئے گناہ کرنا آسان اور نیکی کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس کے باوجود کہ گناہ سے دنیا و آخرت دونوں خراب ہوتے ہیں لیکن نفسِ امارہ کی شرارت کی وجہ سے گناہ آسان ہوتا ہے۔ نیکی کرنے سے دنیا و آخرت کامیاب ہوتی ہے لیکن اس کی شرارت سے نیکی مشکل ہو جاتی ہے یہ نفس

امارہ کی شرارت نہیں تو اور کیا ہے؟ شیطان کا کام تو صرف دعوت دینا اور وسوسہ ڈالنا ہے وہ زبردستی نہیں کرسکتا نفسِ امارہ انسان کو مجبور کرتا ہے اور زبردستی اس سے گناہ کرواتا ہے اس لئے یہ شیطان سے زیادہ خبیث ہے۔

2۔ نفسِ لوامہ: وہ ہوتا ہے جو انسان سے گناہ کرواتا ہے پھر اسے ملامت بھی کرتا ہے اور عار دِلاتا ہے کہ یہ گناہ کیوں کیا ہے؟ نفس لوامہ، نفسِ امارہ سے تھوڑا سا بہتر ہوتا ہے۔

3۔ نفسِ مطمئنہ: وہ ہوتا ہے کہ انسان سے نیکی کا طلب گار ہوتا ہے اور گناہ سے نفرت کرتا ہے۔ نفسِ مطمئنہ کی برکت سے نیکی کرنا آسان اور گناہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔

نیز نفس کی یہ تینوں اقسام قرآن پاک میں مذکور ہیں:

1 نفسِ امارہ: اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوۡٓءِ (سورۃ یوسف: آیت 53)

2 نفسِ لوامہ: وَلَاۤ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَةِ○ (سورۃ قیامہ: آیت 2)

3 نفسِ مطمئنہ: یٰۤاَیَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ○ (سورۃ فجر: آیت 27)

نفسِ امارہ سے نفسِ لوامہ اور پھر نفسِ مطمئنہ بننے کا طریقہ

1۔ نفسِ امارہ: مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ خلیفہ مجاز حضرت اقدس مولانا ابرارالحق صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ (کراچی والے) نے بتایا ہے کہ جب انسان کسی مرشدِ کامل سے بیعت نہیں ہوتا تو نفسِ امارہ میں مبتلا ہوتا ہے اس کے لیے گناہ آسان ہوتا ہے اور نیکی مشکل ہوتی ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس کے لئے گناہ مشکل ہوتا کیونکہ گناہ سے اللہ تعالیٰ جو کہ ہمارا خالق و مالک اور رازق ہے ناراض ہوتا ہے، جہنم ملتی ہے، جنت سے محروم ہوتا ہے۔ ہمارے پکے دشمن شیطان لعین اور نفسِ امارہ خوش ہوتے ہیں لہٰذا مناسب یہ تھا کہ گناہ مشکل ہوتا اور نیکی آسان ہوتی کیونکہ

اس سے دنیا وآخرت کی کامیابی ملتی ہے لیکن نفسِ امارہ کی شرارت اور سرکشی کی وجہ سے گناہ آسان ہو رہا ہے اور نیکی مشکل۔

بیعت سے نفسِ امارہ کا تزکیہ ہوتا ہے جیسا کہ تزکیہ نفس کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اتنا بلند مقام ملا۔ بیعت نہ ہونے کی وجہ سے نفسِ امارہ (سرکش) بغیر تزکیہ کے رہ جاتا ہے اسی لئے گناہ اس کے لئے آسان اور نیکی مشکل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نفسِ امارہ کی شرارتوں سے بچائے۔ آمین اور اس کو بھی جس نے آمین کہا۔

2۔ نفسِ لوامہ: جب انسان نے کسی مرشد کامل سے بیعت کر لی لیکن ذکر، اذکار اور مرشد کی بتائی ہوئی ترتیب پر نہیں چلتا وہ شخص نفسِ لوّامہ میں مبتلا ہوتا ہے ذکر نہ کرنے کی وجہ سے اس سے گناہ ہوتا ہے اور لیکن بیعت کی برکت سے اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے اور حسرت کرتا ہے کہ میں نے یہ گناہ کیوں کیا، یہ بیعت کی برکت ہے۔

3۔ نفسِ مطمئنہ: انسان جب مرشد کامل (شرعی پیر) سے بیعت ہوا اور اس کے بتائے ہوئے اذکار بھی کرتا ہے تو اس کا نفس، مطمئنہ ہوجاتا ہے اس کے لیے نیکی کرنا آسان اور گناہ کرنا مشکل ہوتا ہے کیونکہ مرشدِ کامل کی بیعت سے تزکیہ نفس ہوجاتا ہے تو نفسِ امارہ سے نفسِ مطمئنہ بن جاتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایمان لانے سے پہلے نفسِ امارہ میں مبتلا تھے۔ گناہ آسان تھے نیکی مشکل تھی لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور آپ نے **وَيُزَكِّيهِمْ** کے تحت ان کا تزکیہ نفوس کیا تو ان کے نفوس، نفوسِ مطمئنہ بن گئے، نیکی آسان اور گناہ مشکل ہو گیا پھر دنیا میں **رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط** یعنی اللہ تم سے راضی اور تم اللہ سے راضی، کی خوشخبری ملی۔ اور دنیا میں جنت کی خوش خبری سنائی جاتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پیرو

مرشد اور مزکی تھے صحابہ رضی اللہ عنہم ان کے مریدین تھے۔ جیسے ان کے استاد اعلیٰ ویسے ہی ان کے شاگرد اعلیٰ۔

شرعی پیر کی برکت سے نفسِ امارہ، نفسِ مطمئنہ بنتا ہے، پھر موت سے پہلے سکرات کے وقت پانچ بڑے بڑے انعامات کی خوش خبری ملتی ہے قرآن پاک کی روشنی میں!

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿٢٧﴾ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿٢٨﴾ فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ ﴿٢٩﴾ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ ﴿٣٠﴾ (سورۃ فجر: آیت 27 تا 30)

یعنی: اے وہ نفس جس نے چین پالیا پھر چل اپنے رب کی طرف تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی، پھر شامل ہو میرے بندوں میں اور داخل ہو جا میری بہشت میں۔

اس آیت مبارکہ میں موت سے پہلے سکرات کے وقت پانچ خوش خبریاں ملتی ہیں، اُس نفسِ مطمئنہ کو جو مرشد کامل کی نگرانی میں ذکر کی وجہ سے مطمئنہ بنا ہو۔ قرآن پاک میں ہے:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (سورۃ رعد: آیت 28)

یعنی: سنو! اللہ کی یاد کے ساتھ دل اطمینان پاتے ہیں۔

(ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے اور اسی اطمینان سے نفسِ مطمئنہ کہلاتا ہے۔)

نفسِ مطمئنہ کو جو پانچ خوش خبریاں سنائی جاتی ہیں وہ یہ ہیں

1 اے نفسِ مطمئنہ! اِرْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ یعنی اپنے رب کی طرف واپس جا! (علیین میں)

2 اے نفسِ مطمئنہ ! رَاضِيَةً آپ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو!

3 اے نفسِ مطمئنہ ! مَّرْضِيَّةً اللہ تعالیٰ آپ سے راضی !

4 اے نفسِ مطمئنہ ! فَادْخُلِي فِي عِبٰدِي ﴿۲۹﴾ میرے نیک بندوں میں داخل ہوجا!

5 اے نفسِ مطمئنہ ! وَادْخُلِي جَنَّتِي ﴿۳۰﴾ میری جنت میں داخل ہوجا!

نوٹ: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تزکیہ نفس کرا لینے کے بعد یہ خوش خبری ملی تھی کہ اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہوا اور تم اللہ تعالیٰ سے راضی !! لیکن آج اس زمانے میں ذکر کی برکت سے مرشد کامل کی بیعت سے نفسِ امارہ کا تزکیہ ہوا اور مطمئنہ بن گیا تو اللہ تعالیٰ اس زمانے میں (پندھرویں صدی میں) یہ خوش خبری سناتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے راضی ہوا اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہو۔

يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ﴿۲۷﴾ ارْجِعِيٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ﴿۲۸﴾

یعنی نفسِ مطمئنہ والا مرد ہو یا عورت، عالم ہو یا اَن پڑھ، افسر ہو یا ملازم، سرمایہ دار ہو یا غریب، بوڑھا ہو یا جوان، دینی طالب علم ہو یا عصری طالب علم، کسی فن کی پابندی نہیں، صرف کسی مرشدِ کامل سے نفسِ امارہ کا تزکیہ کر کے نفسِ مطمئنہ بنا ہو اس کو یہ پانچ خوش خبریاں ملتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا مرشدین کاملین کے ذریعے سے تزکیہ نفس کرا کے نفسِ مطمئنہ بنا دیں اور رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً والا بنا دیں۔ آمین اور اس کے لئے بھی جس نے آمین کہا۔

کسی انسان کو اپنے نفس سے مطمئن نہیں ہونا چاہیے

قرآن پاک میں ہے

فَلَا تُزَكُّوٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ○ (سورۃ نجم: آیت 32)

یعنی: سنو! مت بیان کرو اپنی خوبیاں وہ خوب جانتا ہے اس کو جو بچ کر چلا!

مقصد یہ ہے کہ اپنے نفس کی تعریف کرنا حرام ہے۔ انسان کو اپنے نفس کی کیا خبر، اللہ تعالیٰ تقوٰی والے کو خوب جانتا ہے۔

سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بارے میں فرماتے ہیں:

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَةٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ ؕ

یعنی: میں اپنے نفس کی صفائی بیان نہیں کرتا کیونکہ نفس تو برائی کا حکم دینے والا ہے مگر جس پر رحم فرمائے میرا رب۔ (سورۃ یوسف: آیت 53)

سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام جو کہ خود بھی نبی تھے، ایک نبی سیدنا یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صاحب زادے تھے ایک نبی سیدنا اسحٰق علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پوتے تھے ایک نبی سیدنا ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے پڑپوتے تھے پھر بھی اپنے بارے میں کیا فرما رہے ہیں کہ میں اپنے نفس کی صفائی بیان نہیں کرتا۔ تو خود سوچ لینا چاہیے کہ ہم کس باغ کی مولی ہیں کہ ہم کہتے ہیں کہ ہمارے نفس صاف ہیں، میں ان کی شرارت اور ضرر سے مطمئن ہوں اپنے نفس کی شرارت سے مطمئن ہونا حرام ہے۔ جیسا کہ **فَلَا تُزَكُّوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ ؕ** میں فرمایا گیا ہے۔

ایک عجیب اصلاحی واقعہ:

حکیم الامت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ ایک مولوی صاحب نے مجھے بتایا کہ میں نماز میں لمبی قرأت کرتا تھا جس سے مجھے بہت مزہ محسوس ہوتا تھا اور مقتدیوں کو بھی بہت لطف آتا تھا ایک دن مختصر قرأت کی تو ایک مقتدی نے کہا: مولوی صاحب! آپ کی لمبی قرأت میں مجھے بہت مزہ آتا تھا پھر میں نے لمبی قرأت شروع کر دی کیونکہ مجھے بھی اور مقتدیوں کو بھی اس میں مزہ آتا تھا۔ حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''بھئی لمبی قرأت مختصر کر دو، یہ نفس کی

پیروی ہے۔آپ نماز میں لمبی قرأت مزہ لینے کی وجہ سے پڑھتے ہیں سنت کی نیت سے نہیں۔یہ نفس کی شرارت ہے اس میں ثواب نہیں کیونکہ یہ نفس کی وجہ سے ہے۔اگر کسی مرشد کامل کی رہبری ہوتی تو وہ آپ کو بتاتے کہ نمازوں میں سنت قرأت کریں۔

فقہ کی کتابوں میں سنت قرأت کی وضاحت موجود ہے۔

سنت قرأت نماز فجر میں اور بعض روایات کے مطابق ظہر میں بھی طِوالِ مفصّل یعنی سورۃ حجرات سے سورۃ بروج تک۔

سنت قرأت نماز عصر وعشاء میں اور بعض روایات کے مطابق ظہر میں بھی اَوساطِ مفصّل یعنی سورۃ بروج سے سورۃ لم یکن تک۔

سنت قرأت نماز مغرب میں قِصار مفصّل یعنی سورۃ لم یکن سے والناس تک۔

سنت قرأت یہی ہے اس کی تفصیل تمام کتبِ فقہ میں موجود ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ سنت قرأت کسی وقت نہیں چھوڑنی چاہیے اگرچہ قوم سنت قرأت سے غفلت برتے۔

نوٹ: نفسِ امارہ اتنا شرارتی ہے کہ لمبی قرأت میں بھی حصہ لیتا ہے۔سنت سے اور ثواب سے ہٹا کر نفس اپنی خواہش میں مبتلا کر دیتا ہے جب تک مرشد کامل سے تزکیہ نفس نہ ہو نفس کی کشمکش سے علم کے ذریعے بھی نفسانی خواہشات سے نجات نہیں ملتی۔حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ مولوی کا نفس بھی مولوی ہوتا ہے نفسانی خواہشات کو دین کی آڑ میں پورا کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں نفسِ امارہ اور شیطان کی شرارتوں سے بچا دیں۔آمین۔اور اس کے لئے بھی جس نے آمین کہا۔

جس کا تزکیہ نفس ہوجائے وہ بُرے ماحول سے متاثر نہیں ہوتا

ایک عجیب واقعہ:

ایک لڑکے نے مجھے بتایا کہ میں یونیورسٹی میں پڑھتا ہوں جہاں مخلوط تعلیم بغیر پردہ کے ہوتی ہے۔ مجھے ایک سال ہوا کہ میں بیعت ہوا ہوں۔ الحمدللہ ! چار ماہ سے تہجد کا پابند ہوں۔ نماز باجماعت تکبیرِ اُولیٰ کا بھی پابند ہوں۔ پگڑی بھی باندھتا ہے اور داڑھی بھی رکھ لی ہے اگرچہ یونیورسٹی کا طالب علم ہے۔ تہجد کی پابندی، پگڑی کا اہتمام، جو کہ مدارس کے طلباء کرام بھی عام طور پر نہیں کرتے۔ یہ بیعت کی برکت اور تاثیر نہیں تو اور کیا ہے؟ ماحول جتنا بھی بُرا ہو بیعت کی وجہ سے انسان اس سے بچ سکتا ہے اور جب بیعت اور تزکیہ نفس نہ ہو تو اس برے ماحول میں علماء کا بھی برائیوں سے بچنا مشکل ہوتا ہے۔

جب نفس، مطمئنہ بن جاتا ہے تو انسان کو دین، تقوٰی اور سنت طریقے پر چلنے میں اتنا اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ کوئی مشکل محسوس نہیں ہوتی بلکہ گناہ میں دِقت اور تکلیف محسوس کرتا ہے جیسا کہ صحابہ کرام کے نفوس، تزکیہ کی وجہ سے نفوسِ مطمئنہ بنے ہوئے تھے تقوٰی، اتباعِ سنت اور دین پر چلنے میں کوئی مشکل محسوس نہیں کرتے تھے اور گناہ کرنا مشکل سمجھتے تھے بلکہ ناممکن۔ اگر صرف علم ظاہری سے یہ کیفیت بن سکتی تو علمِ ظاہری تو ہمارے پاس بھی موجود ہے لیکن یہ کیفیت نہیں ہے اور جب نفسِ مطمئنہ بن جاتا ہے تو انسان کو اطمینان ہی اطمینان ہوتا ہے۔ عقائد حقہ میں بھی، اعمالِ حسنہ میں بھی، اخلاقِ حمیدہ میں بھی اور معاشرتِ صحیحہ اور معاملات میں بھی۔ عجیب مقام ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب فرمادے، آمین۔ اور اس کے لئے بھی جس نے آمین کہا۔

دوسرا عجیب واقعہ:

پیر طریقت، ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مدظلہ العالی نے لکھا ہے کہ ایک خاتون فیصل آباد سے آئی، پردے میں بیٹھ کر بہت روئی، خاوند کے بارے میں شکایت کی کہ میرا خاوند ذاتی خرچے کے لئے مجھے ماہانہ صرف پچاس ہزار روپے دیتا ہے باورچی خانے کے خرچ کے علاوہ، تو آپ خود بتائیں کہ اس میں میرا کیسے گزارا ہوسکتا ہے؟

پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہ العالی نے فرمایا: بی بی! آپ کا خاوند اگر ماہانہ پچاس لاکھ روپیہ بھی دے دے تو آپ کا گزارا نہیں ہوگا کیونکہ آپ کا دماغ خراب ہے آپ کا تزکیہ نفس نہیں ہوا آپ کے نفسِ امارہ نے آپ کو جن بیماریوں اور جن خرچوں میں مبتلا کیا ہے کہ پچاس ہزار سے بھی آپ کا گزارا نہیں ہو سکتا اس کا علاج یہ ہے کہ آپ بیعت کریں اور اپنا تزکیہ نفس کرلیں پھر نفسِ مطمئنہ بن جائے گا اور سارے مسائل حل ہوجائیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ

اس خاتون نے کہا حضرت آپ مجھے بیعت کرلیں۔ آپ نے اسے بیعت کرلیا اور ذکر اذکار بھی بتا دیا تو وہ خاتون چلی گئی۔ چار ماہ کے بعد اس خاتون کا فون آیا اور بتایا کہ حضرت میں وہی خاتون ہوں جس نے اپنے خاوند کی شکایت کی تھی۔ بیعت کی برکت سے میرا ایسا تزکیہ نفس ہوا کہ میں شرعی پردہ نہیں کرتی تھی اب شرعی پردہ شروع کردیا ہے نماز نہیں پڑھتی تھی نماز شروع کردی ہے۔ گھر میں ٹی وی دیکھتی تھی وہ بھی بند کردیا ہے اب میں ایسی بن گئی کہ جیسے کسی مدرسے کی استانی ہوں۔ ماہانہ پچاس ہزار روپے اپنے خاوند سے اب بھی لیتی ہوں مگر 37 ہزار روپے غرباء میں تقسیم کرتی ہوں اور تیرہ ہزار اپنے خرچے کے لئے رکھتی ہوں۔

یہ تزکیہ نفس کی برکت ہے کہ پہلے شرعی پردہ مشکل، نماز پڑھنا مشکل، ٹی وی چھوڑنا مشکل تھا بیعت کی

برکت سے یہ سب آسان ہوگیا۔ پہلے پچاس ہزار روپے میں بھی گزارہ نہیں ہوتا تھا اب تیرہ ہزار میں گزارا ہو رہا ہے پہلے ایک ہزار روپیہ صدقہ کرنا بھی مشکل تھا اب سینتیس ہزار روپیہ صدقہ کرنا آسان ہوگیا۔ بیعت سے تزکیہ نفس ہوا اور نفسِ امارہ، نفسِ مطمئنّہ بن گیا اور زبردست انقلاب آ گیا اور اعمال آسان ہو گئے اور مسائل حل ہو گئے۔ یہ بیعت کی برکت نہیں تو اور کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کا تزکیہ نفس کرا دے جیسے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تزکیہ نفس کے کورس سے صحابہ کرام بن گئے اور دنیا میں ہی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط یعنی اللہ تم سے راضی اور تم اللہ سے راضی، جنت کی خوش خبری سنا دی گئی۔

مرشد کامل نہ ہونے کی وجہ سے نفس کا تسلّط

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ نے فضائل اعمال، صفحہ 631 فضائل تبلیغ میں تحریر فرمایا ہے

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ۝ (سورۃ توبہ: آیت 119)

یعنی: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

مفسرین نے لکھا ہے ''اس جگہ سچوں سے مراد صوفیہ ہیں جب کوئی شخص ان کی چوکھٹ کے خدام میں داخل ہو جاتا ہے تو ان کی تربیت اور قوتِ ولایت کی بدولت بڑے بڑے مراتب تک ترقی کر جاتا ہے۔ شیخ اکبر رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ اگر تیرے کام دوسرے (یعنی شیخ) کی مرضی کے تابع نہیں ہوئے تو کبھی بھی تو اپنے نفس کی خواہشات سے انتقال نہیں کر سکتا حتّٰی کہ عمر بھر مجاہدے کرتا رہے لہٰذا ضروری ہے کہ شیخ کامل کی تلاش میں سعی کرتا کہ وہ تیری ذات کو اللہ سے ملا دے''۔

نوٹ: شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ اور شیخ اکبر رحمہ اللہ تعالیٰ کے ملفوظات سے پتہ چلا کہ نفسِ امارہ کی خواہشات سے بچنا مرشد کامل کی صحبت کی برکت سے ہی ہوتا ہے نہ علم ظاہری سے

، نہ عبادات اور مجاہدات سے، اگر چہ ساری زندگی عبادات اور مجاہدات میں گزار دی جائے۔ اللہ تعالیٰ سے ملانا مرشد کامل کی صحبت ہی سے ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرشدین کاملین کے ذریعے سے ہمارے نفسِ امارہ کو مطمئنہ بنا دے اور راضیۃ مرضیۃ کا مقام عطا فرمائے۔ آمین۔ اور اس کے لئے بھی جس نے آمین کہا۔

تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کی شدید ضرورت

جاننا چاہیے کہ انسان کی ذاتی اصلاح تصوف سے ہوتی ہے تصوف کے لئے کورس کی شدید ضرورت ہے یہ دو چیزوں پر مشتمل ہے۔

1۔ تزکیہ نفس: جس کی مکمل تفصیل گزر چکی ہے

2۔ تصفیہ قلب: یعنی دل کی صفائی۔ اب اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

سوال: تصفیہ قلب کیا ہے؟

جواب: دل اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت کا دفتر اور گھر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت زمین و آسمان میں نہیں آ سکتی مگر مومن کی دل میں سما سکتی ہے لیکن اگر دل میں خواہشاتِ نفسانی وحب دنیا اور حب جاہ، بدنظری کی نحوست، بے حیا و بے پردہ خواتین کی تصاویر، ٹی وی، کیبل، کمپیوٹر اور موبائل کی بے حیائی موجود ہو اور بُرا سننے، بُرا بولنے اور بُری محفلوں کی نحوست و جراثیم اور بُرے اثرات وغیرہ دل میں جمع ہو جاتے ہیں اور شب و روز دل کے تصورات میں چلتے ہیں یہاں تک کہ نماز میں بھی یہی برائیاں یاد آتی ہیں تو اس دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت مکمل طریقے سے کیسے آ سکتی ہے؟ کیونکہ غیر نے قبضہ کیا ہوا ہے اور خواہشاتِ نفسانی و شیطانی نے ڈیرہ جمایا ہوا ہے۔

سوال: دل پر غیر اللہ کے قابض ہونے کی علامت کیا ہے؟

جواب: دل پر جب غیر نے قبضہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی محبت ومعرفت دل سے نکل گئی تو اس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ اس آدمی کے لئے تقویٰ اختیار کرنا، سنت کے مطابق اپنی صورت وسیرت بنانا، لباس وعادات اور سنت طریقے پر زندگی گزارنا سمجھ میں نہیں آتا۔ انگریزی صورت وسیرت اور لباس وعادات بنانا سمجھ میں آتا ہے۔ دنیا کے کاموں میں اور خواہشات میں شب وروز مصروف رہنا سمجھ میں آتا ہے دین کے کاموں میں مصروف رہنا سمجھ میں نہیں آتا۔ چند پیسوں کے لئے باہر ملک (دبئی وغیرہ) جانا سمجھ میں آتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور آخرت بنانے کے لئے تبلیغی جماعت میں سہ روزے کے لئے یا مسجد میں باجماعت نماز کی پابندی کرنا سمجھ میں نہیں آتا۔ بارہ بجے تک ٹی وی، موبائل، کیبل یا بغیر ضرورت کے گپ شپ کرنا سمجھ میں آتا ہے لیکن عشاء کی نماز باجماعت یا تہجد پڑھنا یا قرآن پاک کی تلاوت کرنا اور مسنون اذکار وغیرہ کرنا سمجھ میں نہیں آتا۔ اپنے بہن بھائیوں اور بچے بچیوں کو سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں داخلہ دلانا، انگریزی بال بنانا، انگریزی لباس پہنانا اور انگریزی تعلیم دلانا سمجھ میں آتا ہے اور ان بچوں اور بچیوں کو دینی مدارس میں تعلیم دلانا، سنت لباس پہنانا، سنت شکل وصورت بنانا سمجھ میں نہیں آتا۔ شب وروز دنیا کا مذاکرہ، خواہشات کا مذاکرہ، مادیات کا مذاکرہ اور اسباب کا مذاکرہ سمجھ میں آتا ہے لیکن دین کا مذاکرہ آخرت کا مذاکرہ، اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا مذاکرہ اور دنیا وآخرت کی کامیابی کا مذاکرہ سمجھ میں نہیں آتا۔ اللہ والوں سے محبت اور ہم نشینی کرنا سمجھ نہیں آتا جبکہ صدر، وزیر اعظم، افسروں یا اہلِ دنیا کے ساتھ محبت ونشست سمجھ میں آتی ہے۔

اس دل پر غیر اللہ کا قبضہ نہیں تو اور کیا ہے؟ دل کا کمپیوٹر خراب نہیں تو اور کیا ہے؟ دل پر وائرس نے اثر نہیں کیا ہوا تو اور کیا ہے؟ اس کے دل میں غیر کی محبت غالب اور اللہ تعالیٰ کی محبت مغلوب نہیں تو اور

کیا ہے؟ انہی جراثیم اور برے اثرات سے صفائی کا جو طریقہ ہے اس کا نام تصفیہ قلب ہے۔

سوال: تصفیہ قلب کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: مرشد کامل سے بیعت اور اس کے بتائے ہوئے اذکار سے دل کی صفائی ہوتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةٌ وَصِقَالَةُ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللهِ

یعنی: ہر شے کے لئے صفائی کرنے والی کوئی چیز ہوتی ہے اور دلوں کی صفائی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہوتی ہے۔ (تفسیر درمنثور، 275/1۔فضائل اعمال)

مقصد یہ ہے کہ کپڑا ہو یا برتن، صحن ہو یا گاڑی ہر چیز میں جب میل آ جائے اور اس کی صفائی نہ کی جائے تو کیا حال ہوگا؟ کپڑے گندے اور میلے کچیلے ہو گئے اور بدبو شروع ہو گئی تو ماں باپ اور بیوی بچے بھی اس سے نفرت کریں گے آخر وہ خود اپنی بدبو سے پریشان ہوگا۔ اسی طرح صحن اور برتن اور گاڑی کا تصور کر لیجئے، پھر ہر چیز کی صفائی کا ایک الگ طریقہ ہے کپڑے کے لئے سرف اور صابن ہے صحن کے لئے جھاڑو ہے زنگ آلود برتن کے لئے ریگ مال ہے گاڑی کے لئے سروس ہے۔

اسی طرح دل بھی، بے پردہ خواتین، ٹی وی، کیبل اور موبائل وغیرہ کے دیکھنے سے سخت گندا ہو جاتا ہے بُری باتوں کے سننے اور برے ماحول سے دل جتنا گندا ہوتا ہے کسی سے پوشیدہ نہیں پھر اس دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کس طرح آ سکتی ہے؟ گلاس میں جب ناپاک چیز پڑی ہو تو کوئی عقل مند آدمی اس میں شربت یا دودھ نہیں ڈالتا تو اللہ تعالیٰ کی محبت ایسے ناپاک دل میں بھلا کیسے آ سکتی ہے؟ یہ دل نہ صابن سے صاف ہوگا نہ جھاڑو سے نہ سروس سے۔ اس کی صفائی کی ترتیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک جو چلتی آ رہی ہے وہی ہے جو خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ دل کی صفائی ذکر اللہ سے ہوتی ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ (سورۃ مزمل: آیت 29)

یعنی: اور اپنے رب کا نام یاد کرتے رہو اور سب سے قطع کر کے اس کی طرف متوجہ رہو (بیان القرآن)۔

یعنی: چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے اس کی یاد میں مشغول رہو۔ غیر اللہ کا کوئی تعلق ایک لمحہ کے لئے بھی ادھر سے توجہ ہٹنے نہ دے (تفسیر عثمانی)۔

واضح ہو کہ اسمِ ذات کے ذکر سے غیر اللہ سے انسان کا انقطاع ہو جاتا ہے اور وصول الیٰ اللہ ہو جاتا ہے۔ یعنی غیر اللہ سے کٹ کر اللہ تعالیٰ سے جڑ جاتا ہے۔ جب ذکر کرنے سے انسان کو اتنا بڑا مقام مل جاتا ہے پھر اور کیا چاہیے۔

عجیب التاثیر واقعہ

حاجی عبدالوہاب صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ مرکزی امیرِ تبلیغ رائے ونڈ کے مرشد حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ مولانا الیاس رحمہ اللہ تعالیٰ بانی تبلیغ کے صاحبزادے مولانا یوسف رحمہ اللہ تعالیٰ کو کہا کہ اگر اجازت ہو تو ایک بات بتانا چاہتا ہوں اگرچہ بے ادبی ہے۔ بات یہ ہے کہ ہر عمل کی قبولیت کے لئے اخلاص شرط ہے اخلاص کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں لیکن اخلاص حاصل کرنے کے لئے چار چیزوں کی ضرورت ہے۔

1 پہلے ذکر ہو **2** ذکر سے فکر شروع ہو گی **3** اللہ تعالیٰ کی قدرت و کمالات و انعامات میں فکر سے یکسوئی شروع ہو جائے گی یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ گہری دوستی اور محبت و تعلق پیدا ہو جائے گا۔

4 یکسوئی سے اللہ تعالیٰ پر یقین کامل ہو جائے گا یقین کے بعد اخلاص حاصل ہو جائے گا۔ پھر جو کام بھی کرے گا اس میں اخلاص پیدا ہو جائے گا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا کا نبی بنانا تھا تو پہلے یادِ الٰہی کے لیے غارِ حرا میں آپ صلی اللہ علیہ جانے لگے وہاں ذکر ہوتا تھا جس سے فکر شروع ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں، کمالات اور احسانات میں فکر سے یکسوئی شروع ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ گہری دوستی و تعلق و محبت اور یکسوئی سے یقین کمال تک پہنچ گیا۔ اللہ تعالیٰ پر اور اللہ تعالیٰ کی قدرتوں، عظمتوں اور صفات پر۔ پھر اخلاص حاصل ہوا اور سارے جن و اِنس کے لئے آپ کو نبی و پیغمبر بنایا اور روزِ قیامت تک رہبر و پیغمبر طے فرمایا۔

حضرت رائے پوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر ہمارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی رشتہ ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نبی ہیں اور ہم آپ کے امتی ہیں اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم کو اپنے لئے کامیابی کا طریقہ مانتے ہیں تو ہمارے لئے بھی یہی طریقہ کارگر ہو گا کہ

1 پہلے ذکر کریں۔

2 ذکر سے فکر شروع ہو جائے گا۔

3 فکر سے یکسوئی، گہری دوستی اور تعلق مل جائے گا۔

4 اس یکسوئی سے یقین کامل ملے گا۔

پھر ہمارا ہر کام دین ہو جائے گا کھانا پینا، سونا جاگنا، آنا جانا، تعلق و دوستی سب دین بن جائے گا۔

اسی وجہ سے دیوبند کے حضرات کا یہ معمول رہا کہ جب طالب علم، علمِ ظاہری سے فارغ ہوتا تھا تو اس سے پوچھتے تھے کہ تو صاحبِ نسبت ہے یا نہیں؟ اگر نہ ہوتا تو دستارِ فضیلت نہیں باندھتے تھے اور اسے بتا دیتے کہ تم عربی دان بنے ہو عالم نہیں، صرف عربی دان تو ابوجہل بھی تھا۔ ان حضرات کی یہ

کوشش ہوتی تھی کہ علم ظاہری کے بعد ایک سال علمِ باطنی کے حصول کے لئے کسی مرشدِ کامل کی صحبت ونگرانی میں گزارنا ضروری سمجھتے تھے نہ تدریس کی اجازت ہوتی تھی نہ وعظ کہنے کی۔ ایک سال کے بعد پھر وہ جو بھی کام کرتا تھا صحیح طریقے سے کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ سب کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نوٹ: مرشد کی ہدایت کے مطابق ذکر سے پورا دل صاف ہو جائے گا پھر اللہ تعالیٰ کی محبت و معرفت خود بخود اپنے گھر (دل) میں آ جاتی ہے پھر نیکی، تقویٰ اور اتباعِ سنت آسان ہو جاتا ہے اور گناہ، برائی، دین کی خلاف ورزی، ٹی وی، کیبل، بدنظری وغیرہ کرنے سے دل ناگواری محسوس کرتا ہے نیز بیعت کی برکت سے برائی کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بس اسی کا نام تصفیہ قلب ہے۔ ہماری کم بختی ہے کہ کپڑے کی صفائی کی بہت فکر ہوتی ہے کپڑے کا گند، صحن کا گند اور گاڑی کا گند برداشت نہیں ہوتا لیکن دل کے گند کی کوئی پرواہ نہیں ہے اور دل کی صفائی کا کوئی خیال نہیں۔ اس کی نحوست سے نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا مشکل ہو گیا دین کی فکر کرنا مشکل ہو گیا مگر گناہ کرنا آسان ہو گیا۔ ماں باپ کو راضی کرنا مشکل ہو گیا اور ماں کو گالیاں دینا اور باپ سے جھگڑا اور سلام کلام بند کرنا آسان ہو گیا۔ سنت کے مطابق اپنی صورت بنانا مشکل ہو گیا اور سنت کے خلاف بنانا آسان ہو گیا۔ دنیا کی عارضی زندگی بنانے کی نیت سے خود انگریزی تعلیم حاصل کرنا اور بچوں کو انگریزی تعلیم دلانا آسان ہو گیا۔ اپنے خالق کو راضی کرنے اور جنت حاصل کرنے کے لئے نیز جہنم سے حفاظت کے لئے، نفسِ امارہ اور شیطان لعین سے حفاظت کے لئے دینی تعلیم حاصل کرنا اور بچوں کو دینی تعلیم دلانا مشکل ہو گیا وغیرہ وغیرہ۔ یہ دل کا کمپیوٹر خراب نہیں تو اور کیا؟ اس کی صفائی کی کوئی اور ترتیب نہیں سوائے تصفیہ قلب کے۔ تصفیہ قلب بے انتہا ضروری ہے ورنہ کام بہت خراب ہو جائے گا۔

نوٹ: کسی مرشد کامل سے بیعت کرنی چاہیے اور اپنے مرشد کا بتایا ہوا ذکر کرنا چاہیے۔ ہر نماز کے ساتھ پانچ دس منٹ اللہ اللہ اللہ کا ذکر کرنا کیا مشکل ہے؟ اس سے ہمارے دل پر معاشرے کا جو گند آتا ہے اس سے صفائی ہو جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

اللہ والے یہ نہیں کہتے کہ ماحول چھوڑ دو، ملازمت چھوڑ دو، تعلیم یا کاروبار چھوڑ دو، یہ چیزیں ہمارے معاشرے کی ضرورت ہیں ان کو عام طور پر نہیں چھوڑا جا سکتا لیکن اللہ والے یہ کہتے ہیں کہ اس معاشرے کی وجہ سے دل میں جو گند آتا ہے اس کی صفائی ضروری ہے۔ ورنہ دنیا بھی خراب ہوگی اور آخرت بھی خراب ہوگی بلکہ ایمان بھی نکل جانے کا خطرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے ذکر سے اپنے دوستوں (مرشدین کاملین) کے ذریعے سے ہم سب کے دلوں کو صاف فرما دیں۔ آمین

دین کے پانچ شعبے ہیں، سب سے مقصود تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس ہے

شعبہ نمبر 1: دین اپنی زندگیوں میں کیسے آتا ہے؟

شعبہ نمبر 2: ہمیں دین کی معلومات کہاں سے ملتی ہیں؟

شعبہ نمبر 3: دین کی اشاعت کیسے ہوگی؟

شعبہ نمبر 4: کفریہ ممالک سے دین کی حفاظت کیسے ہوگی؟

شعبہ نمبر 5: اندرونِ ملک مخالفین دین سے دین کی حفاظت کا طریقہ کیا ہے؟

اب ان سب شعبوں کے درست جواب ملاحظہ فرمائیں:

شعبہ نمبر 1: دین اپنی زندگی میں مرشد کامل کی بیعت وصحبت سے آتا ہے

انسان کی زندگی میں دین مرشد کامل سے بیعت کرنے اور اس کی نگرانی میں بتائی ہوئی ترتیب کے ساتھ ذکر کرنے سے آتا ہے نیز خانقاہ میں حاضری اور مرشد کامل کی صحبت سے دین ملتا ہے اسی کا نام

ہے تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۝ (سورۃ توبہ: آیت 119)

یعنی: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا سہارنپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے تحریر فرماتے ہیں کہ مفسرین نے لکھا ہے ''اس جگہ الصّٰدِقِیْنَ سچوں سے مراد صوفیہ ہیں جب کوئی شخص ان کی چوکھٹ کے خدام میں داخل ہو جاتا ہے تو ان کی تربیت اور قوتِ ولایت کی بدولت بڑے بڑے مراتب تک ترقی کر جاتا ہے۔شیخ اکبر رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ اگر تیرے کام دوسرے (یعنی شیخ) کی مرضی کے تابع نہیں ہوئے تو کبھی بھی تو اپنے نفس کی خواہشات سے انتقال نہیں کر سکتا حتّٰی کہ عمر بھر مجاہدے کرتا رہے لہٰذا ضروری ہے کہ شیخ کامل کی تلاش میں سعی کرتا کہ وہ تیری ذات کو اللہ سے ملا دے۔''
(فضائل اعمال: صفحہ 631)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِهٖ فَلْیَنْظُرْ مَنْ یُّخَالِلُ

یعنی: انسان اپنے گہرے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس انسان دیکھ لے کہ کس کی دوستی اختیار کرتا ہے۔(مسند امام احمد بن حنبلؒ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عجیب اصول بتایا ہے کہ ایک انسان نے جس کے ساتھ دنیا میں گہری دوستی رکھی اس کا دین اس میں منتقل ہو جاتا ہے۔جس کا دوست اچھا، متقی، صالح، متبع سنت، عشقِ الٰہی والا، محبت و معرفت الٰہی سے موصوف ہو وہ بھی اسی طرح بن جائے گا اور جس کا دوست بُرا، گناہ گار، غیر صالح، خلافِ سنت، عاشق دنیا و خواہشات اور برائیوں کا عادی ہو وہ بھی ایسا ہی بن جائے گا۔جیسا کہ آج کل ہم معاشرے میں نیکوں کی دوستی اور بُروں کی دوستی کا حال دیکھ رہے

ہیں۔اسی طرح مرشد کامل وہ ہوتا ہے جو متقی ہو، عشقِ الٰہی والا ہو، متبع سنت ہواس سے گہری دوستی ہو جائے گی پھر حدیث شریف کے مطابق اس کی صفات مرید میں منتقل ہو جاتی ہیں اور مرید بھی متبع سنت، متقی اور عشق الٰہی والا بن جاتا ہے۔

جو علماء صرف کتابوں کے پڑھنے سے اپنے آپ کو کامل سمجھتے ہیں وہ حضرات اس مضمون پر ضرور غور فرمائیں۔اس کتابچہ کے آخر میں **1** بیعت کا ثبوت قرآن پاک، احادیث مبارکہ، بڑوں اور بزرگوں کے اقوال کی روشنی میں اور **2** مرشد کامل کی علامات اور **3** بیعت کا طریقہ اور بیعت کا نتیجہ وغیرہ کا بیان تفصیل سے کیا جائے گا۔

صحبت کی تاثیر، ایک بین الاقوامی فیصلہ

ساری دنیا کا متفقہ فیصلہ ہے کہ جو فن حاصل کرنا ہو جب تک اس فن کے ماہرین کی صحبت نہ اختیار کی جائے تب تک وہ فن حاصل نہیں ہوسکتا یعنی صرف کتابوں کے پڑھنے سے حاصل نہیں ہوگا۔ہاں یہ الگ بات ہے کہ صرف فن والے کی صحبت سے وہ فن مل جاتا ہے اگرچہ اس فن کی کتابیں نہ پڑھی ہوں مثلاً درزی بننا، درزیوں کی صحبت سے انسان درزی بن جاتا ہے صرف کتابوں سے درزی نہیں بن سکتا۔ ڈرائیور بننا، ڈرائیوروں کی صحبت سے ڈرائیور بن جاتا ہے ڈرائیونگ کی کتابوں سے ڈرائیور نہیں بن سکتا۔گاڑیوں کا مستری، تعمیرات کا مستری، انہی مستریوں کی صحبت سے مستری بن جاتا ہے صرف کتابوں کے پڑھنے سے گاڑیوں کا انجن کھولنا جوڑنا اور تعمیرات کا سیکھنا ممکن نہیں۔اسی طرح ڈاکٹر بننا بھی صرف کتابوں سے نہیں ہوسکتا جب تک کہ انسان ڈاکٹروں کی صحبت میں نہ رہے۔یہ ساری دنیا کا فیصلہ ہے مسلمان ہو یا کافر، مرد ہو یا عورت۔

ٹھیک اسی طرح متقی بننا بھی متقی کی صحبت کے بغیر ممکن نہیں انسان صرف کتابوں کے پڑھنے سے متقی

نہیں بن سکتا۔ متبع سنت، متبع سنت کی صحبت سے بنتا ہے صرف کتابوں کے پڑھنے سے نہیں۔ اسی طرح انسان اللہ والا بھی اللہ والوں کی صحبت سے بنتا ہے نہ کہ کتابوں سے۔ عشقِ الٰہی، محبت الٰہی، خوفِ الٰہی اور حضورِ الٰہی حاصل کرنا اللہ والوں کی صحبت سے ہوتا ہے نہ علوم سے، نہ جہاد سے، نہ عبادات وریاضات سے۔

صحبت سے بڑا مقام ملتا ہے، دیکھئے ساری دنیا کے اولیاء کرام ایک صحابی کے مقام تک نہیں پہنچ سکتے کیوں؟ اس وجہ سے کہ صحابی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم صحبت کا شرف حاصل ہوا ہے۔ تابعین کو جو مقام ملا وہ صرف اور صرف صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صحبت سے ملا نہ کہ کتابوں سے اسی طرح تبع تابعین کو جو مقام ملا وہ تابعین کی صحبت سے ملا جو بعد میں آنے والے سارے اولیاء کرام کو نہیں مل سکتا اگرچہ وہ بڑے مجاہدات وریاضات کرنے والے اور علوم کا سمندر تھے۔ اس سے پتہ چلا کہ ایک اللہ والا جتنے اونچے مقام والا ہوتا ہے اس کی صحبت والے بھی اتنے اونچے مقام والے ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت والے صحابہ بن گئے، صحابہ کی صحبت والے تابعین بن گئے اور تابعین کی صحبت والے تبع تابعین بن گئے۔

اس سے یہ اصول بھی واضح ہوا کہ مرشدِ کامل جتنے اونچے مقام والا ہوتا ہے اس کا مرید بھی اتنے اونچے مقام والا ہوتا ہے۔ قیامت تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا جیسے دنیوی کاموں میں استاد جتنا اونچا اور کامل ہو اس کا شاگرد بھی اتنا اونچا اور کامل ہوتا ہے اور اگر استاد کمزور ہو تو شاگرد بھی کمزور ہوتا ہے اور اگر کسی کا استاد ہی نہ ہو تو وہ کچھ نہیں ہے۔ لوگ بھی اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے۔

معلوم ہوا جب مرید کا مرشد کامل ہوتا ہے تو تقویٰ، اتباعِ سنت اور عشقِ الٰہی میں اس کا مریدِ صادق (اس کی بتائی ہوئی ترتیب پر ٹھیک چلنے والا) بھی اونچے مقام والا بن جاتا ہے۔ اگر مرشد

تقویٰ میں کمزور ہوگا مرید بھی اسی طرح ہوگا اور جس کا کوئی مرشد اور رہبر نہ ہو اس کا کوئی مقام نہیں ہوتا اس کا نام بزرگوں کی اصطلاح میں شتر بے مہار ہے۔ شتر (اونٹ) جب بے مہار ہوگا تو اس کا کام خراب ہوگا وہ لوگوں کی فصلوں میں داخل ہو جائے گا اور چارہ کھانے کی بجائے ڈنڈے کھائے گا۔ اور جب شتر، بامہار ہو گیا تو وہ کامیاب ہو جائے گا، چھوٹا بچہ مہار پکڑ کر اسے فصلوں میں لے جائے گا کسی کی فصل کا نقصان بھی نہیں کرے گا اور رات کو عزت والی روزی (گھاس، چارہ) کھا کر سوئے گا۔ اسی طرح بے مرشد شخص، اعمال میں ناقص ہوتا ہے۔ اعمال، اذکار اور عبادات اپنی رائے سے کرتا رہتا ہے اس کا کوئی راہبر، کوئی استاد (مرشد) نہیں ہوتا وہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی درزی، ڈرائیور، ڈاکٹر یا مستری بغیر استاد کے کام شروع کر دے تو بجائے فائدہ کے نقصان لازم آئے گا۔

چار مناصب نبوت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چار منصب عطا فرمائے تھے وہ قیامت تک جاری رہیں گے۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

یعنی: اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا ان میں رسول، انہی میں سے، پڑھتا ہے آیتیں اللہ کی اور پاک کرتا ہے ان کو یعنی شرک وغیرہ سے اور سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور کام کی بات۔ (سورۃ آل عمران: آیت 164)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امت میں چار منصب لائے جو نائبین کے ذریعے سے قیامت تک چلیں گے۔

1 قرآن پاک کی آیات سکھانا۔

2 قرآن پاک کے معانی سکھانا۔

3 احادیث مبارکہ سکھانا۔

یہ تین منصب مدارس میں جاری ہیں قاری صاحب بچوں کو قرآن پاک زبانی سکھاتے ہیں، شیخ التفسیر صاحب قرآن پاک کے معانی سکھاتے ہیں اور شیخ الحدیث صاحب احادیث مبارکہ سکھاتے ہیں۔ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

4 تزکیہ نفس۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چوتھا منصب ''تزکیہ نفس'' ہے یعنی آپ عملی نگرانی، خواہشاتِ نفسانی سے صفائی، اپنی مبارک صحبت، توجہ قلبی اور تصرفِ قلبی سے فرمایا کرتے تھے یہ سلسلہ بھی مرشدینِ کاملین کے ذریعے روزِ قیامت تک خانقاہوں میں جاری رہے گا۔ جیسے قاری صاحب، شیخ التفسیر اور شیخ الحدیث صاحب کی خدمات سے انکار نہیں کیا جا سکتا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھائی والے منصب کو مدارس نے سنبھال لیا ہے قیامت تک کے لئے، ایسے ہی مرشدین کاملین سے خانقاہوں میں تزکیہ نفس کا انکار بھلا کیسے کیا جا سکتا ہے؟ یہ بھی قیامت تک جاری رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس تفصیل سے پتہ چلا کہ دین عملی طور اپنی زندگی میں خانقاہ میں مرشدِ کامل سے بیعت وصحبت ونگرانی سے حاصل ہوتا ہے جیسا کہ دین علمی طور پر مدارس کے اساتذہ سے مدارس کے ماحول میں حاصل ہوتا ہے۔

شعبہ نمبر 2: دین کے علوم اور معلومات دینی مدارس سے ملتی ہیں

شعبہ نمبر ایک سے معلوم ہوا کہ انسان دین دار و متقی شیخ کامل کی بیعت سے خانقاہ میں بنتا ہے لیکن دینی علوم اور دین کی معلومات دینی مدارس سے حاصل ہوتی ہیں جیسے حلال حرام، جائز ناجائز، ثواب و

عذاب، حق و باطل، مفید و مضر اور فرض و واجب، سنت و مستحب، مباح اور مکروہ و حرام وغیرہ۔ پتہ چلا کہ دینی علوم و معلومات صرف اور صرف مدارس سے حاصل ہوتی ہیں نہ خانقاہوں سے، نہ تبلیغ سے، نہ جہاد سے اور نہ دینی سیاست سے لیکن عمل خانقاہ سے ملتا ہے۔ ایک طالب علم نماز نہیں پڑھتا تھا۔ ساتھیوں نے پوچھا! تم نماز کیوں نہیں پڑھتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: مجھے میرے ماں باپ نے پڑھنے کے لئے بھیجا ہے نماز کے لئے نہیں اور مدرسے والوں نے بھی مجھے پڑھنے کے لئے داخلہ دیا ہے نماز کے لئے نہیں۔ خانقاہ کا مقصد متقی بنانا ہے، متبع سنت بنانا ہے وہاں معلومات حاصل نہیں ہوتیں اس سے دین زندگی میں آتا ہے۔ جیسا کہ نکاح اور شادی کی معلومات مدارس سے ملتی ہیں لیکن بیوی سے نکاح وہاں سے نہیں ہوتا۔ معلوم ہوا کہ دین کی معلومات اور چیز ہیں وہ مدرسہ سے ملتی ہیں دین پر عمل اور چیز ہے وہ خانقاہ سے ملے گا۔

شعبہ نمبر 3: دین کی اشاعت دعوت و تبلیغ سے ہوتی ہے

مدارس والے تو باہر لوگوں میں نہیں جاتے اور عام لوگ مدرسے میں نہیں آتے تو دین کی تبلیغ و اشاعت مرد و خواتین میں، پہاڑوں میں، گاؤں دیہاتوں اور شہروں میں کس طرح ہوگی؟

دین کی اشاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ساری دنیا میں مدینہ منورہ سے ہوئی اور دین دور دور تک پہنچ گیا یہ مدارس کی وجہ سے نہیں ہوا، نہ جہاد کی وجہ سے ہوا۔ جہاد سے تو دین کی حفاظت ہوتی ہے اور مدارس سے دین کی معلومات ملتی ہیں دین کی اشاعت صرف اور صرف دعوت و تبلیغ سے ہوئی تھی۔ آج تک دنیا میں دین کی اشاعت اسی دعوت و تبلیغ کی برکت سے ہو رہی ہے۔ آج کل کفریہ ممالک میں لوگ دین کی طرف آ رہے ہیں اسی دعوت و تبلیغ کی برکت سے دین سے غافل مسلمان دینداری کی طرف آ رہے ہیں اور غیر مسلم مسلمان ہو رہے ہیں اسی دعوت و تبلیغ کی برکت سے۔

شعبہ نمبر 4:   دین کی حفاظت کفار سے جہاد سے ہوگی

دین کی حفاظت کفار کی شرارت سے، جہاد سے ہوگی اگر جہاد نہ ہوتو کفار مسلمانوں کو ایک لقمہ بنا کے کھا جاتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں دین کی دعوت چلا رہے تھے دین کی حقانیت کے لئے شاندار معجزات بھی دکھاتے تھے، چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھایا کافر کی مٹھی میں بند کنکریوں نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی۔ اس کے باوجود کفار مسلمانوں پر بدستور ظلم کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندھیری رات میں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت فرمائی پھر یہاں مدینہ منورہ کے یہود مسلمانوں کو بہت تنگ کیا کرتے تھے لیکن جب جہاد فرض ہوا تو بنو قریظہ مغلوب ہو گئے اور بنو نضیر بھی در بدر ہو گئے اور بالآخر مکہ مکرمہ بھی آٹھ ہجری میں فتح ہو گیا اور جہاد کی برکت سے کفار کی ساری شرارتیں دم توڑ گئیں۔

آج کے زمانہ میں بھی اگر کفر کی سپر طاقت نے شکست کھائی ہے تو یہ جہاد کی برکت ہے۔ پہلے سپر طاقت تین سمجھی جاتی تھیں:

1 برطانیہ   **2** روس   **3** امریکہ

پہلے برطانیہ نے برصغیر پاک و ہند پر قبضہ کیا جب افغانستان پہنچا تو جہاد کی برکت سے ایسی زبردست شکست کھائی کہ سپر طاقت صفر ہو کر رہ گئی۔ باقی دو سپر طاقتیں رہ گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا روس کی سپر طاقت بھی ختم ہو تو روس کا رُخ افغانستان کی طرف ہوا (یہ واقعہ بندہ ناچیز کے ابتدائی زمانہ میں ہوا) کافی لڑنے کے بعد جہاد کی برکت سے روس کی سپر طاقت بھی صفر ہو گئی اس کے بعد صرف امریکہ کی سپر طاقت رہ گئی تب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ یہ بھی سرنگوں ہو جائے تو اس کا رُخ افغانستان کی طرف ہوا کافی بمباری کرنے اور لڑنے کے بعد طالبان کے جہاد کی برکت سے امریکہ کی سپر طاقت اب زیرو

کی طرف آ رہی ہے بلکہ نیٹو کے نام سے 42 کفری مما لک افغانستان میں امریکہ کے تعاون کے لئے موجود تھے اللہ کے فضل و کرم اور قدرتِ کاملہ سے جہاد کی برکت سے سب کو شکست ہوئی۔ خلاصہ یہ کہ دنیا دار الاسباب ہے اور اسباب کی حد تک کفریہ مما لک سے دین کی حفاظت جہاد سے ہوتی ہے۔

شعبہ نمبر 5: دین کی حفاظت اندرونِ ملک اندرونی مخالفین دین سے دینی سیاست کے ذریعے ہوگی

اندرون ملک اندرونی مخالفین دین اور کفر کے ایجنٹوں سے دین کی حفاظت دینی سیاست (جمعیت علماءِ اسلام کی تحریک) سے ہوتی ہے اگر دینی سیاست نہ ہوتو مخالفین دین اور باطل و طاغوت کے ایجنٹوں سے نہ مدارس بچ سکتے ہیں کہ نہ مساجد، نہ خانقاہیں نہ دینی ادارے، نہ ڈاڑھیاں نہ پگڑیاں۔ اکثر بیرونی مما لک میں یہی حال ہے پاکستان میں اگر یہ سب کچھ بچا ہوا ہے تو جمعیت علماءِ اسلام کی سیاست کی وجہ سے بچا ہوا ہے۔ جمعیت العلماء کا یہ منشور ہے کہ زمین اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے اس میں جتنے انسان ہیں وہ بھی اللہ کی مخلوق اور اسی کے بندے ہیں اللہ تعالیٰ اپنی زمین میں اپنی مخلوق اور بندوں میں اپنا قرآنی قانون چلانا چاہتے ہیں۔

قرآنی قانون: چونکہ ساری مخلوق کا مالک اور مَلِک (بادشاہ) اللہ تعالیٰ ہی ہے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ ہم مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے جمعیت علماءِ اسلام کی یہی تحریک ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اس کی مخلوق اور بندوں میں یہی قرآنی قانون ہوگا غیر کے قانون اور سر براہی کی اللہ تعالیٰ کے قانون اور سر براہی کے مقابلہ میں کیا حیثیت ہے؟

پاکستان کے علاوہ اکثر اسلامی مما لک میں کفار کے اشارے سے کفار کے ایجنٹوں نے دین کے

کاموں پر جو پابندیاں لگائی ہیں کوئی عالم ان کو دعوت نہیں دے سکتا اگر کسی عالم ربانی نے حکمرانوں کو دینی بات کی دعوت دے دی تو اس کو بہت بڑے نقصان کا خطرہ ہوتا ہے پاکستان واحد ملک ہے کہ اس میں اگر کفار کے اشارے سے کفار کے ایجنٹ دین کے خلاف کوئی قانون رائج کرنا چاہیں تو جمعیت علماء اسلام ان کے ساتھ بحث مباحثہ کرسکتی ہے دلائل اور قانون کی روشنی میں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دین کی حفاظت بھی ہو جائے گی اور امن و امان بھی قائم رہے گا اور علماء کرام کی حفاظت بھی رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

یہ جمعیت علماء اسلام کی تحریک کی برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مدد و نصرت فرمائے اور استقامت نصیب فرمائے۔ آمین

نوٹ: اللہ تعالیٰ کے قرآنی قانون کے مقابلہ میں اپنا قانون بنانا یا ایسے قانون کا ساتھ دینا اور رائج کرنے کی کوشش میں شامل ہونے والے کو اپنی بربادی میں شک نہیں کرنا چاہئے وہ خود دنیا میں بھی دیکھ لے گا اور آخرت میں بھی برباد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

نوٹ: ان تفصیلات سے پتہ چلا کہ دین کے پانچ شعبے ہیں۔ ان شعبوں کا اختصار کے ساتھ تذکرہ

شعبہ نمبر 1: تصفیہ قلب و تزکیہ نفس

اس کے ذریعے سے انسان نیک بنتا ہے تقویٰ والا اور متبع سنت بنتا ہے اقوال و افعال، حرکات و سکنات، نشست و برخاست، عقائد و اخلاق اور اعمال وغیرہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کے مطابق آسانی کے ساتھ ہو جاتے ہیں، عقائد باطلہ، گناہ اور اخلاقِ رذیلہ سے با آسانی بچ سکتا ہے یہ شعبہ خانقاہی نظام میں مرشد کامل کی بیعت اور صحبت و نگرانی سے طے پاتا ہے۔

شعبہ نمبر 2: دین کی معلومات

دینی علوم اور دین کی معلومات، یہ مدارس میں حفاظ کرام، قراء حضرات اور علماءِ کرام سے ملتی ہیں۔

شعبہ نمبر 3: دین کی اشاعت

لوگوں میں دین کی اشاعت دعوت وتبلیغ سے یعنی تبلیغی جماعت سے ہوتی ہے۔

شعبہ نمبر 4: دین کی حفاظت کفریہ ممالک کے کفار سے

دین کی حفاظت کفریہ ممالک کے کفار سے جہاد سے ہوتی ہے جو معتمد علماءِ کرام کے متفقہ فیصلے سے کیا جائے۔

شعبہ نمبر 5: دین کی حفاظت اندرونِ ملک میں دینی سیاست سے

اندرونِ ملک اندرونی مخالفینِ دین اور کفر کے ایجنٹوں سے دین کی حفاظت دینی سیاست (جمعیت علماءِ اسلام کی تحریک) حکمت وموعظہ ومباحثہ اور مجادلۂ حسنہ سے ہوتی ہے۔

پہلا شعبہ مقصودِ اصلی ہے کہ انسان متقی اور شریعت کا پابند بنتا ہے دیگر چار شعبے اس شعبے کے خُدّام اور معاونین ہیں چونکہ متقی اور شریعت کا پابند بننا ہر مرد وزَن پر فرض عین ہے باقی شعبوں میں سے اکثر فرض کفایہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اور خدمت دین میں قبولیت نصیب فرماویں۔ آمین

سوال: تبلیغ سے کچھ نا کچھ اصلاح وتقویٰ اور اتباعِ سنت حاصل ہوتی ہے اس کے باوجود یہ شعبۂ اشاعت کہلائے گا اور اصلاح کا اصل شعبہ خانقاہ اور بیعت ہوگا؟ اس کی وجہ کیا ہے؟

جواب: بے شک تبلیغ میں بھی کسی قدر اصلاح ہوتی ہے لیکن اس میں استقامت نہیں ہوتی۔ تبلیغ کے دنوں میں ٹھیک ہوتے ہیں اور بعد میں فرق آجاتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اس میں بھی تھوڑا سا

خانقاہی نظام شامل ہے یعنی صبح وشام ذکر کی پابندی، چلّے کی پابندی وغیرہ لیکن درحقیقت اصلاح کے لئے خانقاہ اور تبلیغ میں زمین آسمان کا فرق ہے۔تبلیغ سے دین کا رنگ چڑھتا ہے بیعت سے یہ رنگ پختہ ہوتا ہے۔تبلیغ سے اصلاحِ عام ہوتی ہے بیعت سے اصلاحِ تام ہوتی ہے۔ بیعت سے جو ذکر ہوتا ہے اس سے اور مرشدِ کامل کی صحبت ونگرانی سے مرید کو ترقی ملتی ہے۔تبلیغ سے ترقی نہیں ہوتی اگرچہ اشاعت کا ثواب ضرور ملتا ہے۔

بیعت کا ثبوت قرآن پاک کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ (سورۃ الممتحنہ: آیت 12)

یعنی: اے نبی! (صلی اللہ علیہ وسلم) جب مسلمان عورتیں آپ کے پاس بیعت کرنے کے لئے آئیں اس بات پر کہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرائیں اور چوری نہ کریں اور بدکاری نہ کریں اور اپنی اولاد کو نہ مار ڈالیں اور بہتان نہ لائیں باندھ کر اپنے ہاتھوں اور پاؤں میں اور آپ کی نافرمانی نہ کریں بھلائی کے کسی کام میں بھی تو آپ انہیں بیعت فرمالیجئے اور اللہ تعالیٰ سے استغفار کیجئے ان کے لئے، بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا بے حد مہربان ہے۔

اس آیت سے صراحتاً ثابت ہوا کہ مسلمان خواتین کی بیعت تزکیہ نفس کے لئے تھی نہ کہ قبولِ اسلام کے لئے کیونکہ وہ تو پہلے ہی ایمان والی تھی اور یہ بیعت نہ جہاد کے لئے تھی نہ خلافت کے لئے کیونکہ اس میں جہاد یا خلافت کا لفظ نہیں آیا۔اس آیت میں اصلاحِ نفس اور تزکیہ نفس کے بارے میں

ساری باتیں کی گئی ہیں۔ اسی وجہ سے مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسلمان خواتین کی اصلاحِ نفس اور تزکیہ نفس والی بیعت، قرآن پاک کی صریح آیت (سورۃ ممتحنہ) میں آئی ہے۔ مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ملفوظات میں لکھا ہے کہ بعض بے سمجھ لوگ کہتے ہیں کہ تصوف بدعت ہے۔ تصوف لوحِ محفوظ سے آیا ہے اس کی بڑی برکتیں ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی سمجھ عطا فرماویں۔ آمین اور اس کے لئے بھی جس نے آمین کہا۔

بیعت کا ثبوت حدیث مبارکہ کی روشنی میں

مسلم شریف، ابوداؤد شریف اور نسائی شریف میں ہے حضرت عوف ابن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں: ''کہ ہم لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، نو آدمی تھے یا آٹھ تھے یا سات۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلاَ تَبَايِعُوْنَ رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَبَسَطْنَا اَيْدِيَنَا وَقُلْنَا قَدْ بَايَعْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَعَلاَمَ نُبَايِعُكَ قَالَ اَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلاَ تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَالصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَتُطِيْعُوا اللهَ وَاَسَرَّ كَلِمَةً خَفِيَّةً وَلاَ تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا

یعنی: کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کرتے ہو؟ ہم نے اپنے ہاتھ پھیلا دیے اور عرض کیا پہلے ہم آپکی بیعت کر چکے ہیں اب کس امر پر آپ کی بیعت کریں یا رسول اللہ؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان امور پر کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ اور نماز پنجگانہ ادا کرو اور (احکام) سنو اور مانو! اور ایک بات آہستہ فرمائی، وہ یہ کہ لوگوں سے کوئی چیز مت مانگو۔''

راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان حضرات میں سے بعض کی یہ حالت دیکھی ہے کہ اتفاقاً چابک گر پڑا تو

وہ بھی کسی سے نہیں مانگا کہ اٹھا کر ان کو دیدے۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکوٰۃ، جلد اول، صفحہ 334۔ سنن ابوداؤد، کتاب الزکوٰۃ۔ سنن نسائی، کتاب الصلوٰۃ، جلد اول، صفحہ 80۔ التکشّف عن مهمات التصوف صفحہ 443)

فائدہ: حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے **التکشّف عن مهمات التصوف** صفحہ 444,443 میں لکھا ہے کہ حضرات صوفیہ کرام میں جو بیعت معمول ہے جس کا حاصل معاہدہ ہے التزامِ احکام واہتمامِ اعمالِ ظاہری و باطنی کا جس کو عرف میں بیعتِ طریقت کہتے ہیں، بعض اہل ظاہر اس کو اس بنا پر بدعت کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں۔ صرف کافروں کو بیعت اسلام اور مسلمانوں کو بیعت جہاد کرنا معمول تھا مگر اس حدیث میں اس کا صریح اِثبات موجود ہے کہ یہ مخاطبین چونکہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اس لئے یہ بیعتِ اسلام یقینا نہیں کہ تحصیلِ حاصل لازم آتا ہے اور مضمونِ بیعت سے ظاہر ہے کہ بیعتِ جہاد بھی نہیں بلکہ بدلالتِ الفاظ معلوم ہے کہ التزام واہتمامِ اعمال کے لئے ہے پس مقصود ثابت ہوگیا۔

نوٹ: اگر اس بارے میں زیادہ تفصیلات مطلوب ہوں تو ہمارا رسالہ ''دین پر چلنا کیوں مشکل ہو گیا؟ ملاحظہ فرمائیں۔

بیعت کی اہمیت بڑوں اور بزرگوں کی نظر میں

پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مدظلہ العالی اپنی کتاب ''تصوف وسلوک'' صفحہ 73،72 میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت امام جعفر صادق رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت تھے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت تھے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ بشر حافی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

حاضر ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ میں کتابوں کا عالم ہوں اور وہ اللہ کا عالم ہے۔

''قطب الارشاد'' صفحہ 536 اور ''تصوف وسلوک'' صفحہ 72 میں لکھا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کو بیعت کے بعد ترقیات ملی تو اپنے بارے میں فرمایا کہ

لَوْلَا السَّنَتَانِ لَهَلَكَ نُعْمَانُ

ترجمہ: ''اگر میری صحبت میرے مرشد کے ساتھ دو سال نہ ہوتی تو نعمان ہلاک ہوجاتا''۔

مرقات شرح مشکوٰۃ صفحہ 325 جلد 1 مطبوعہ دار الفکر بیروت میں لکھا ہے کہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

'' مَنْ تَفَقَّهَ وَ لَمْ يَتَصَوَّفْ فَقَدْ تَفَسَّقَ وَ مَنْ تَصَوَّفَ وَلَمْ يَتَفَقَّهْ فَقَدْ تَزَنْدَقَ وَمَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ تَحَقَّقَ''۔

یعنی: جس نے (علم) فقہ حاصل کیا مگر (علم) تصوف حاصل نہ کیا اس نے فسق کیا۔ جس نے (علم) تصوف حاصل کیا مگر (علم) فقہ حاصل نہ کیا وہ زندیق ہوا۔ جس نے ان دونوں (علوم) کو جمع کیا پس وہ محقق ہوا۔

ایقاظ الھمم فی شرح الحکم میں لکھا ہے کہ '' **لَنِسْبَةُ التَّصَوُّفِ اِلَى الدِّيْنِ نِسْبَةُ الرُّوْحِ اِلَى الْجَسَدِ** '' یعنی تصوف کی نسبت دین کے ساتھ اس طرح ہے جیسے روح کی نسبت جسم کے ساتھ ہے۔ غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمہ اللہ تعالیٰ تصوف اور علوم باطنی کے امام تھے۔ بایزید بسطامی رحمہ اللہ تعالیٰ، حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ، سری سقطی رحمہ اللہ تعالیٰ، جنید بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ، شبلی نعمانی رحمہ اللہ تعالیٰ سارے حضرات علم باطنی اور تصوف میں مشہور اور مقتداء تھے۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمہ اللہ تعالیٰ تصوف کی برکت سے مجدد الف ثانی ہوئے۔ ماضی قریب میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ

تصوف میں امام رہے۔مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ (بانی دارالعلوم دیوبند)، امام اعظم ثانی فقیہ العصر مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ اور حکیم الامت مجدد ملت قاطع بدعت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ یہ سب بڑے حضرات حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت تھے اوران سے فیضیاب تھے۔ان حضرات سے ساری دنیا میں جو فیوضات، برکات اور دینی خدمات نظر آتی ہیں یہ سب حضرت حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ کے فیض کا ثمر ہے نہ کہ علم ظاہری کا اس کے باوجود کہ آپ نے علم ظاہری میں کافیہ سے آگے نہیں پڑھا تھا۔علم ظاہری میں تو ان حضرات کے علاوہ اور بڑے بڑے علماء دنیا میں ہوں گے لیکن ان بڑے بڑے علماء کا فیض اور اتباعِ سنت کا اثر توان کے اپنے گھروں میں،ان کے مدرسوں میں بھی نہیں آسکا ساری دنیا تو دور کی بات ہے۔

مولانا الیاس رحمہ اللہ تعالیٰ (بانی تبلیغی جماعت) کا فیض دنیا کے کونے کونے میں نظر آتا ہے۔ انہوں نے یہ فیض مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالی سے حاصل کیا تھا اوران سے بیعت تھے۔اگر صرف علم ظاہری سے کام لیا جائے تو ہم نے کچھ بڑے علماء کرام کے گھروں میں دیکھا ہے کہ ان کا بچہ بے نمازی ہوتا ہے اور داڑھی بھی منڈواتا ہے۔مرشد کامل کے ذریعہ سے علم باطن حاصل کرنے والے دور دراز میں رہنے والے لوگ ذاکرین، نمازی اور اتباعِ سنت والے بنتے ہیں۔یہ بیعت کی برکت نہیں تو اور کیا ہے۔شیخ العرب والعجم مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ، مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت تھے۔مولانا الیاس رحمہ اللہ تعالیٰ بھی انہیں سے بیعت تھے۔

شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ (مصنّف فضائل اعمال اور فضائل صدقات) پیر کامل تھے آج ان کے بہت خلفاء عظام ہیں جو اذکار کا سلسلہ چلا رہے ہیں اور خانقاہی نظام کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ نے 'صقالۃ القلوب' میں لکھا ہے کہ ایک

ہے علم نبوی وہ کتابوں سے ملتا ہے، دوسرا ہے نورِ نبوی وہ سینوں (مرشد کامل کے سینے) سے ملتا ہے۔
ہمارے زمانے میں حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت مولانا عبداللہ درخواستی رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت مولانا عبدالکریم رحمہ اللہ تعالیٰ بیر شریف والے، حضرت مولانا حکیم اختر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کراچی والے حتیٰ کہ حضرت مکرم و معظم وسیدی و مرشدی حضرت مولانا خواجہ خواجگان قطب دوراں امامِ وقت حضرت خواجہ خان محمد صاحب نور اللہ مرقدہ تک سارے حضرات نے بیعت کے ذریعہ سے دنیا میں رونق چڑھائی اور ذکر کی برکت سے لوگوں کے دلوں میں نورِ ہدایت کے چراغ جلائے اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو اللہ تعالیٰ تک پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان حضرات کے انوارات، فیوضات اور برکات نصیب کرے۔ آمین۔ ان کے لئے بھی جس نے آمین کہا۔

صحبت کاملین کی ضرورت

مرشد کامل کی ضرورت کے بارے میں مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے گیارہ ملفوظات منقول از آداب المعاشرت صفحہ 253 تا 257

بزرگوں سے تعلق بڑی دولت ہے، بڑی نعمت ہے، لوگ اس کی قدر نہیں کرتے، مجھ کو تو اس لئے بھی اس کی خاص قدر ہے کہ میرے پاس تو سوائے بزرگوں کی دعا کے اور کچھ ہے ہی نہیں، نہ علم ہے، نہ عمل ہے۔ اگر ہے تو صرف یہی ایک چیز ہے۔

ملفوظ نمبر 1: آج کل پڑھنے پڑھانے والوں کو اس طرف توجہ ہی نہیں کہ کسی بزرگ کی خدمت میں جا کر رہیں۔ بس تھوڑی سی کتابیں پڑھ لیں اور سمجھ لیا کہ ہم (بہت کچھ ہو گئے ہیں یعنی) کامل و مکمل ہو گئے، بھلا نری کتابوں سے بھی کبھی کوئی کامل، مکمل ہوا ہے۔

ملفوظ نمبر 2: یاد رکھئے جو عالم مدرسہ سے فارغ ہو کر خانقاہ نہ جائے وہ ایسا ہے کہ جیسے کوئی شخص

وضو کر کے اسی پر قناعت کرے اور نماز نہ پڑھے تو وہ اس کا مصداق ہے ؎

ایھا القوم الذی فی المدرسہ کل ما حصلتموہ وسوسہ

''اے مدرسہ کے لوگو! جو کچھ تم نے حاصل کیا ہے وہ محض وسوسہ اور وہم و خیال اور محض زعم باعث وبال ہے'' کیونکہ لفظی اور کتابی علم سے حقائق کا انکشاف نہیں ہوتا۔

ملفوظ نمبر 3: نرے پڑھنے پڑھانے سے کیا ہوتا ہے ''کچھ نہیں ہوتا جب تک اہل اللہ اور خاصانِ حق کی صحبت میں نہ رہے'' اسی کو مولانا فرماتے ہیں اور بہت خوب فرماتے ہیں ؎

گر ملک باشد سیہ ہمنشین ورق ☆ بے عنایات حق و خاصانِ حق

ملفوظ نمبر 4: ہم نے ایک آدمی بھی ایسا نہیں دیکھا کہ (درس اور کتابی اعتبار سے) پورا عالم ہو اور صحبت یافتہ نہ ہو، اور پھر اس سے ہدایت ہوئی ہو اور ایسے بہت سے دیکھے ہیں کہ ''شین اور قاف'' بھی ان کا درست نہیں (یعنی کتابی اور درسی علم حاصل نہیں) لیکن (صحبت حاصل ہو جانے کی برکت اور فیض سے) دین کی خدمت کرتے ہیں۔ پس نرا علم شیطان اور بلعم باعورا کا سا علم ہے۔ (نوٹ: بلعم باعورا بنی اسرائیل کا ایک جلیل القدر عالم تھا اور اس کی دعا قبول ہوتی تھی مگر وہ شیطان کا ساتھی بن گیا)

ملفوظ نمبر 5: نیز یہ بھی مشاہدہ ہے کہ اگر ''کتابی'' علم کامل ہو اور تربیت نہ ہو تو چالاکی اور دھوکہ دہی کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے، اسی طرح اگر کتابی علم سے جاہل ہو اور تربیت بھی نہ ہو تب بھی یہی حالت ہوتی ہے۔ غرض علم بدون تربیت مورثِ عیاری ہے اور چونکہ ہر شخص سامان تربیت کا حاصل نہیں کرتا۔ لہٰذا ہر شخص کو ''کتابی'' علم کامل پڑھانا مفید نہیں بلکہ مضر ہے۔

ملفوظ نمبر 6: درخت خودرو کہیں ٹھیک نہیں ہوتا۔ ناہموار اور بعض اوقات بدمزہ رہتا ہے جب تک اسے باغباں درست نہ کرے، کاٹ چھانٹ نہ کرے، قلم نہ لگائے۔ ایسے ہی وہ شخص جو شیخ کی

خدمت میں نہ رہے، اصلاح نہ کروائے، محض کتابوں کے پڑھ لینے کو کافی سمجھ بیٹھے اس کی مثال بعینہ درخت خودرو کی سی ہے۔ جب تک اسے شیخ ''مصلح'' درست نہ کرے جب تک ٹھیک نہیں ہوتا بلکہ بددین اور بدعقائد یا بداخلاق ہوجاتا ہے۔

ملفوظ نمبر 7: صحبت میں رہ کر دین آتا ہے۔ میں بقسم کہتا ہوں کہ کتابوں سے دین نہیں آتا۔ ضابطہ کا دین تو کتابوں سے آسکتا ہے مگر حقیقی دین بلا کسی کی جوتیاں سیدھی کئے بلکہ بلا جوتیاں کھائے نہیں آتا۔ دین کسی کی خوشامد نہیں کرتا، دین انہیں نخروں سے آتا ہے۔ اب جس کا جی چاہے لے اور جس کا جی چاہے نہ لے۔ اکبر ایک اچھے شاعر تھے، ان کا کلام حکیمانہ ہوتا ہے، ان کا مصرعہ ہے ؎

دین ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

ملفوظ نمبر 8: جو پڑھے لکھے ہیں، ان میں صحبت کاملین میں رہنے کا اتفاق نہیں ہوا، وہ بھی عوام میں داخل ہیں .... دین سے کامل مناسبت بزرگوں کی صحبت ہی سے ہوتی ہے، کتابوں سے نہیں ہوتی....... ''کتابی قابلیت کیسی اونچی ہو'' کتنا ہی بڑا ذی استعداد ہو، بدوں صحبت شیخ کامل بصیرت نہیں ہوسکتی۔

ملفوظ نمبر 9: صاحبو! صحبت سے وہ بات حاصل ہوگی کہ اس کی بدولت اسلام دل میں رچ جائے گا اور یہی مذہب کی روح ہے کہ دین کی عظمت دل میں رچ جائے اور ضرورت اسی کی ہے کہ مذہب دل میں رچا ہو اور اگر دل میں یہ حالت نہیں ہے تو نہ ظاہری نماز کام کی اور نہ روزہ، بس وہ حالت ہے جیسے طوطے کو سورتیں رٹا دیں کہ وہ محض اس کی زبان پر ہیں۔ ایک شاعر نے طوطے کی وفات تاریخ کہی ہے، کہتا ہے ؎

میاں مٹھو جو ذاکر حق تھی — رات دن ذکر حق رٹا کرتے
گربہ موت نے جو آدبایا — کچھ نہ بولے سوائے ٹے ٹے ٹے

یہ تاریخ اگر چہ ہے تومسخرہ پن۔لیکن غور کیا جائے تو اس نے ایک بڑی حکمت کی بات کہی ہے یعنی یہ بتلا دیا کہ جس تعلیم کا اثر دل پر نہیں ہوتا مصیبت کے وقت وہ کچھ کام نہیں دیتی تو اگر دین کی محبت دل میں رچی ہوئی نہ ہوتو حافظ قرآن وعالم بھی ہوگا تب بھی آٹے ،دال ہی کا بھاؤ دل میں لے کر مرے گا جیسا اس وقت غالب حالت ہے کہ دل میں سے اسلام کا اثر کم ہوجاتا ہے۔صاحبو!اسی کو دیکھ کر میں کہتا ہوں کہ مسلمانوں سے اسلام نکلا جاتا ہے، خدا کے لیے اپنی اولاد پر رحم کرو اوران کو اسلام کے سیدھے ڈگر پر لگاؤ۔

ملفوظ نمبر 10: آج کل بڑی ضرورت کی چیز صحبت ہے، اہل اللہ اور خاصانِ حق کی۔ یہ صحبت میرے نزدیک اس زمانہ میں فرض عین ہے، بڑے ہی خطرہ کا وقت ہے جو چیز مشاہدہ سے ایمان کی حفاظت کا سبب ہو، اس کے فرض عین ہونے میں کیا شبہ ہوسکتا ہے؟ ایسی چیز کا اہتمام تو ابتداء ہی سے ہونا چاہئے۔

صحبت نیک کے نہ ہونے سے اس وقت یہ حالت ہوگئی ہے کہ استادوں کے ساتھ استہزاء، قرآن وحدیث میں تحریف۔اس وقت منتہائے کمالات ''لوگوں کے نزدیک'' یہ ہوگیا ہے کہ تقریر اور تحریر ہو اور اپنے کو اپنے استادوں اور بزرگوں کے برابر خیال کرنے لگے۔

ملفوظ نمبر 11: آج کل افعالِ رذیلہ کا ہر شخص شکار بنا ہوا ہے اس کا زیادہ تر سبب اہل اللہ اور خاصانِ حق کی صحبت سے محروم رہنا ہے۔صحبت بڑی چیز ہے اور اس کی قدر اس لیے نہیں رہتی کہ آخرت کی فکر نہیں ورنہ آخرت کی فکر میں رہنے والا اس سے کبھی اپنے کو مستغنی نہیں سمجھ سکتا ۔

بے عنایات حق و خاصان حق　　　گر ملک باشد سیہ ہستش ورق

میں تو اس زمانہ میں صحبت اہل اللہ کو فرضِ عین کہتا ہوں۔

مزید تین اہم ملفوظات از حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

ملفوظ نمبر 1: ''ایک ہے ترجمہ سیکھنا (علم ظاہری حاصل کرنا) وہ مدارس سے ملتا ہے۔ دوسرا ہے ترجمہ اپنے آپ میں لانا (اس پر عمل کرنا) وہ خانقاہوں سے مرشد کامل کی صحبت سے مل جاتا ہے''۔
(آداب معاشرت، حقیقۃ التصوف والتقوی)

ملفوظ نمبر 2: ''وہ فرماتے ہیں بدون صحبت شیخ اگر کوئی لاکھ تسبیح پڑھتا رہے کچھ نفع نہیں۔ حضرت خواجہ صاحب (حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلقین میں سے) نے عرض کیا کہ حضرت خود ذکر اللہ میں یہ کیفیت ہونی چاہیے تھی کہ وہ خود کافی ہوجایا کرے۔ صحبت شیخ کی کیوں قید ہے؟
فرمایا کہ کام تو ذکر اللہ ہی بناوے گا لیکن عادت اللہ یوں ہی جاری ہے کہ بدون شیخ کی صحبت کے ہر ذکر کام بنانے کے لئے کافی نہیں اس کے لئے صحبت شیخ شرط ہے۔ جس طرح کاٹ جب کرے گی تلوار ہی کرے گی لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کے قبضہ میں ہو ورنہ اکیلی تلوار کچھ نہیں کرسکے گی۔ گو کاٹ جب ہوگی تو تلوار ہی سے ہوگی۔'' (ملفوظات کمالات اشرفیہ، صفحہ 183)

نوٹ: حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ جو حکیم الامت مجدد ملت ہیں، ان کی بات پر اعتماد کرنا چاہیے اور کسی مرشد کامل سے بیعت ہوجانا چاہیے۔

ملفوظ نمبر 3: مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''بیعت کے وقت اجمالا (مرشد) کے ذریعہ سے اِلقائے نسبت ہوجاتی ہے یعنی مناسبت اجمالی حق تعالیٰ کے ساتھ پیدا ہوجاتی ہے اہل اللہ کے ساتھ تعلق ہوگیا تو گویا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہوگیا۔ بیعت سے گویا ایک خصوصیت ہوگی اللہ تعالیٰ کے ساتھ (کمالات اشرفیہ، صفحہ 225)

یہ مضمون انسان کی آنکھ کھولنے کے لئے کافی ہے۔

مرشد کامل کی ضرورت کے بارے میں
مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے دس بیش قیمت ملفوظات

ملفوظ نمبر 1: ''امراض روحانی (جیسا بدزبانی، غیبت گوئی، بدنظری اور حسد جیسی برائیوں سے نہ بچنا اور اتباع سنت نہ کرنا وغیرہ وغیرہ) کا علاج صحبت شیخ کے سوا کچھ نہیں۔ یہ کتابیں پڑھنے سے دور نہیں ہوتے، دینی مدارس میں کتابوں پر عبور ہوجاتا ہے مگر تکمیل نہیں ہوتی۔ اس لئے علماء کی بھی کما حقہ اصلاح نہیں ہوتی''۔ (ملفوظات مولانا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ صفحہ 72)

ملفوظ نمبر 2: ''یہ یاد رکھئے کہ علم اور چیز ہے اور تربیت اور چیز ہے۔ امراض روحانی کا فقط ایک علاج ہے اور وہ اللہ والوں کی صحبت ہے۔ ان کی صحبت میں اللہ کے پاک نام کی برکت سے اللہ کی رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ (صفحہ 72)

ملفوظ نمبر 3: ''بعض بے سمجھ کہتے ہیں کہ تصوف بدعت ہے (حالانکہ یہ بات غلط ہے)۔ تصوف لوح محفوظ سے آیا ہے۔ اس کی بڑی برکتیں ہیں۔ (اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا ہے کہ **يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ** .... میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ عطا فرماوے، آمین۔ (صفحہ 93)

ملفوظ نمبر 4: ''علمائے کرام (مدارس میں) قرآن سمجھا دیتے ہیں۔ صوفیاء عظام (خانقاہوں میں) اس کا رنگ چڑھا دیتے ہیں۔ قرآن رنگ ہے۔ قولہ تعالیٰ **صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً** (سورۃ البقرہ : آیت 138) یعنی: اللہ کا رنگ اور اللہ سے اچھا کس کا رنگ ہے۔ دنیا کے رنگ ظاہر کو رنگتے ہیں اور قرآن باطن کو رنگتا ہے۔ قرآن کا رنگ چڑھ جائے تو انسان انسان بنتا ہے۔'' (صفحہ 108)

ملفوظ نمبر 5: ''عالم شکوک وشبہات دور کردے گا مگر عمل کا رنگ اس وقت تک نہیں چڑھتا جب تک کامل کی صحبت نصیب نہ ہو، کامل سے اخذ فیض کے لئے (تین چیزیں ضروری ہیں) نمبر 1:عقیدت ، نمبر2: ادب ، نمبر3: اوراطاعت کی ضرورت ہے''۔(صفحہ 108)

ملفوظ نمبر 6: ''یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ انسان جس فن میں کمال حاصل کرتا ہے اس فن کے کامل کی صحبت میں مدت مدید تک اپنے آپ کو بٹھائے گا تو کامل ہوجائے گا۔مثلاً درزی بننے کے لئے درزی کی صحبت میں مدت مدید تک بیٹھنا ضروری ہے۔استاد کی ہر نقل وحرکت کو دیکھے گا۔استاد کچھ زبان سے کچھ عمل سے سمجھائے گا۔آہستہ آہستہ یہ بھی کامل (درزی) ہوجائے گا۔اسی طرح اگر تزکیہ نفس چاہئے تو اس فن کے کاملین کی تلاش کرنی پڑے گی۔کامل نایاب نہیں۔کمیاب ضرور ہیں۔وہ اللہ نے بیج کے طور پر رکھے ہوئے ہیں وہ عام نہیں ملتے اور نہ اُن کی بہتات (زیادتی) ہے۔''(صفحہ 118)

ملفوظ نمبر 7: ''یہ چوروں اور ڈاکوؤں کا جہان ہے۔یہاں کئی ایمان پر ڈاکہ مارنے والے ہیں، بیوی بھی ڈاکو ہے، اولاد بھی ڈاکو ہے، برادری بھی ڈاکو ہے (آج کل ٹی وی،کیبل، انٹرنیٹ، موبائل وغیرہ بھی ڈاکو ہے)۔ان ڈاکوؤں سے ایمان بچانے کی تدبیر یہی ہے کہ اللہ والوں کی صحبت اختیار کی جائے اس طرح ایمان کو محفوظ رکھا جاسکتا ہے'' (صفحہ 140)۔تجربہ کرلو اسی طرح پاؤ گے انشاءاللہ تعالیٰ۔

ملفوظ نمبر 8: ''اللہ ہو کا پاک نام لینے والے کے لئے عجائبات کے ایسے دروازے کھلتے ہیں کہ اس کے مقابلہ میں ساری دنیا کے خزانے ہیچ نظر آتے ہیں۔جس کو اس کی لذت حاصل ہوجاتی ہے، اگر اللہ تعالیٰ اس سے کہیں کہ اے میرے بندے تو ساری دنیا کے خزانے لے لے اور یہ لذت واپس دے دے تو وہ عرض کرے گا کہ اے اللہ یہ نعمت میرے پاس ہی رہنے دے اور دنیا کے

خزانے کسی اور کو عطا کر دے۔'' (صفحہ 135)

سبحان اللہ اس کا پتہ اس کو ہوگا جو مرشد کامل کا بتایا ہوا ذکر کر رہا ہے۔

ملفوظ نمبر 9: '' میں کہا کرتا ہوں رنگ ہے قرآن ، رنگ فروش ہیں علماء کرام، رنگ ساز ہیں صوفیائے عظام۔ مثلاً تہجد کا لفظ قرآن مجید میں آیا ہے۔ علماء کی صحبت میں بیٹھ کر طالب علم میں یہ کمال پیدا ہو جاتا ہے کہ ایک لفظ تہجد پر تقریباً تین گھنٹے بول سکتا ہے کہ یہ لفظ سہ اقسام میں کیا ہے، شش اقسام میں کیا ہے، ہفت اقسام میں اسے کیا کہتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ مگر کیا اتنی تفصیل علمی معلوم ہونے کے بعد طالب علم تہجد پڑھنے کا پابند ہو جاتا ہے؟ اگر طالب علم سے کہا جائے تم تہجد کے فضائل بیان کرو تو کم از کم ایک گھنٹہ تک بیان کر سکتا ہے مگر کیا اس بحر علمی کے باوجود وہ طالبعلم تہجد پڑھنے کا عادی ہو جاتا ہے؟ ہرگز نہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ جب کسی کامل کے پاس جائے گا تو وہاں تہجد پابندی سے پڑھنے کی عادت پیدا ہو جائے گی۔'' (صفحہ 50)

ملفوظ نمبر 10: '' علماء کرام کے بعد اسلام محمدی کی دوسری محافظ جماعت صوفیائے عظام کی ہے۔ علماء کرام تو قرآن مجید اور حدیث شریف کا مطلب سمجھاتے ہیں۔ مگر باوجود سمجھ جانے کے پھر بھی عملی کمزوریاں، سمجھنے والوں میں باقی رہتی ہیں۔ ان عملی کمزوریوں کی اصلاح صوفیائے عظام کی صحبت میں بیٹھنے سے ہوتی ہے۔ بشرطیکہ ان کے حضور میں عقیدت سے بیٹھے۔ ادب کرے اور جو فرمائیں ان پر پورے طور پر عمل کرے۔ ایک تو رنگ ہے۔ دوسرا رنگ فروش ہے۔ تیسرا رنگ ساز ہے۔ رنگ فروش سے رنگ لاتے ہیں۔ اور پگڑی پر رنگ ساز سے رنگ چڑھواتے ہیں بالکل اسی طرح دین کا نقشہ ہے۔ قرآن مجید ایک عجیب رنگ ہے جو لوح محفوظ سے آیا ہے جو اس رنگ سے رنگا جائے اس کی دنیا کی زندگی بھی خوشگوار اور آخرت میں بھی کامیاب ہوگا۔ بہرحال قرآن مجید ایک

رنگ ہے اور رنگ فروش علماء کرام ہیں۔ ان کی صحبت سے یہ رنگ ملتا ہے اور رنگ ساز صوفیائے عظام ہیں ان کے حضور میں مدت مدید تک رہنے سے قرآن مجید کا رنگ ایک نیک نیت خدا کی رضاء کے طالب انسان پر چڑھ جاتا ہے۔'' (صفحہ 52)

مدارس میں علماء کرام کی صحبت سے قرآن پاک کا رنگ ملتا ہے اور علماء کرام بنتے ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ خانقاہوں میں صوفیاء عظام کی صحبت سے قرآن کا رنگ چڑھتا ہے۔ تجربہ کرلو اسی طرح پاؤ گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

مولانا الیاس رحمہ اللہ تعالیٰ بانی تبلیغی جماعت

ماہنامہ رسالہ سلوک و احسان کراچی میں صفر المظفر 1432ھ کے شمارہ کے صفحہ 11 پر لکھا ہے کہ ''بانی تبلیغی جماعت مولانا الیاس رحمہ اللہ تعالیٰ سالہا سال مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کی خانقاہ میں پڑے رہے۔ اللہ اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ اللہ کا نام لینے سے ان کو جو نور حاصل ہوا، اسی نور سے سارے عالم کو سیراب کیا اور منور کیا''۔ حضرت مولانا الیاس رحمہ اللہ تعالیٰ جب دعوت کے سلسلہ میں لوگوں سے ملتے تھے تو واپسی پر ان لوگوں کے ملنے سے جو نحوست چڑھتی تھی، اگرچہ دعوت اور کلمے کی نسبت سے ملتے تھے پھر بھی اس نحوست کو دور کرنے کیلئے اپنے مرشد کے پاس حاضر ہوتے تھے۔

مولانا الیاس رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''تصوف سے مقصود یہ ہے کہ مامورات شرعی، مرغوبات طبعی بن جائیں اور منہیات شرعی، مکروہات طبعی بن جائیں (ملفوظات مولانا الیاسؒ صفحہ 15)۔ عجیب کمال ہے کہ تصوف کے ذریعے سے اوامر طبیعت کے مرغوب کھانا، پینا، سونا جیسے بن جائیں گے اور نواہی طبیعت کے مکروہ بھوک، پیاس، نیند نہ آنا جیسے بن جائیں گے۔ یہ بہت بڑا مقام ہے، اللہ

تعالیٰ ہم سب کونصیب کرے۔آمین۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مجاز صقالۃ القلوب میں لکھتے ہیں کہ ایک ہے علم نبوی وہ کتابوں سے ملتا ہے۔دوسرا ہے نور نبوی وہ سینوں (مرشد کامل کے سینے) سے ملتا ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا رحمہ اللہ تعالیٰ نے فضائل اعمال صفحہ 631 باب فضائل تبلیغ میں تحریر فرمایا

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۝ (سورۃ توبہ: آیت 119)

یعنی: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو (بیان القرآن)

مفسرین نے لکھا ہے کہ سچوں سے مراد اس جگہ مشائخ صوفیہ ہیں جب کوئی شخص ان کی چوکھٹ کے خدام میں داخل ہو جاتا ہے تو ان کی تربیت اور قوت ولایت کی بدولت بڑے بڑے مراتب تک ترقی کر جاتا ہے، شیخ اکبر رحمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ ''اگر تیرے کام دوسرے کی مرضی کے تابع نہیں ہوتے تو تو کبھی بھی اپنے نفس کی خواہشات سے انتقال نہیں کر سکتا گو عمر بھر مجاہدے کرتا رہے۔لہٰذا ضروری ہے کہ شیخ کامل کی تلاش میں سعی کر، تا کہ وہ تیری ذات کو اللہ سے ملا دے''۔

نوٹ: جو علماء صرف کتابوں کے پڑھنے سے اپنے آپ کو کامل سمجھتے ہیں وہ حضرات اس مضمون پر کچھ غور کریں۔

فقیہ العصر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ہدایت آموز واقعہ

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے زمانے میں فقیہ العصر کا لقب رکھتے تھے۔ان کے بارے میں علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کی فقاہت فتاوی شامی کے مصنف سے زیادہ ہے۔حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ صرف زیارت کے لئے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس حاضر ہوئے۔واپسی کا عرض کیا کہ تدریس کی

وجہ سے طلباء انتظار میں ہیں۔ حضرت نے رات گزارنے کا فرمایا۔ مولانا نے کہا کہ خانقاہ میں رش کی وجہ سے نیند میں خلل آئے گا۔ حضرت نے فرمایا کہ میں خانقاہ والوں کو سمجھا دوں گا۔ مولانا نے عرض کیا ٹھیک ہے صبح واپس چلا جاؤں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ رات وہاں پر سو گئے۔ فرماتے ہیں کہ تہجد کے وقت میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا بہت سارے لوگ نوافل پڑھ رہے ہیں۔ تلاوت کر رہے ہیں، تسبیحات کر رہے ہیں، کچھ بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ میرے دل میں خیال آیا کہ رشید احمد **وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ** میں شامل ہونے کی تمنا میں تو آ گئے ہو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا خلق تو یہ تھا۔ متقی اور کامل ایمان والوں کے بارے میں قرآن پاک میں ہے کہ **كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾** (سورۃ الذٰریٰت: آیت 17, 18) اور ایک مقام پر ہے کہ **تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ** (سورۃ السجدۃ: آیت 16)

خانقاہ شریف کا ماحول دیکھنے سے صحابہ رضی اللہ عنہم کا نقشہ یاد آیا اور اس سے متاثر ہوئے۔ وضو کیا، نفل پڑھے، بیٹھ کر ذکر شروع کر دیا۔ نماز صبح کے بعد حضرت سے واپسی کا عرض کیا۔ حضرت نے فرمایا مولانا ذکر تو کر رہے ہو تو سیکھ کر ذکر کر لو۔ مولانا کو کوئی جواب نہیں آیا۔ آخر گذارش کی کہ حضرت مجھے بیعت کر لو۔ حضرت نے اسی وقت بیعت کے کلمات پڑھائے اور ذکر سکھایا۔ مولانا فرماتے ہیں ان کلمات کو پڑھ کر میرے دل میں ایسی کیفیت ہوئی کہ میں نے سوچا ساری عمر میں نے پڑھانا ہی ہے مگر اپنی اصلاح کے لئے بھی کچھ وقت ہونا چاہیے۔ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ حضرت ایک ماہ قیام کروں گا۔ ایک ماہ میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ نے توجہات دیں، ذکر کرایا حتیٰ کہ حضرت کے اندر

نسبت کا نور چمکنے لگا۔ مرشد کامل مرید کا امتحان لیتا ہے۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ کو ایک صاحب نے کھانے کی دعوت دی تو حضرت رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ کو بھی ساتھ لے گئے۔ حضرت نے ان کو دستر خوان کے کونے پر بٹھایا، ہلکا کھانا ان کو کھلایا اور ساتھیوں کو مرغ اور اچھا کھلایا گیا۔ حضرت نے فرمایا کہ رشید احمد میرا دل چاہتا ہے کہ تجھے جوتوں میں بٹھاتا مگر میں نے کہا چلو تمہیں دستر خوان کے کونے میں ہی بٹھا دیتے ہیں۔ حضرت نے ان کے چہرے کو دیکھا کہ ناگواری محسوس ہوتی ہے یا نہیں۔ تو مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ نے بالکل تازہ چہرہ اور کشادہ پیشانی سے عرض کیا کہ حضرت میں تو جوتوں میں بیٹھنے کے قابل بھی نہیں تھا آپ نے مجھ پر احسان کیا کہ دستر خوان پر بیٹھایا۔ حضرت نے فرمایا الحمدللہ اس میں جو نفس تھا وہ مٹ چکا ہے، مر چکا ہے۔ حضرت نے ان کو خلافت دی۔ مولانا نے عرض کیا حضرت میں کچھ نہیں ہوں مجھے کیوں خلیفہ بنایا۔ حضرت نے فرمایا اسی وجہ سے خلافت دیتا ہوں کہ تم سمجھ رہے ہو کہ تم کچھ نہیں ہو، اگر تم اپنے آپ کو کچھ سمجھتے تو پھر آپ خلافت کے قابل نہ ہوتے۔ ایک مہینہ کے بعد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ گنگوہ آ گئے۔ ایک ماہ وہاں پر کام کرتے رہے۔

ایک ماہ کے بعد پھر حضرت حاجی صاحب سے ملاقات ہوئی۔ تو حضرت نے ان سے پوچھا۔ میاں رشید احمد بیعت سے کچھ تبدیلی نظر آئی۔ مولانا تھوڑی دیر سوچتے رہے، پھر فرمانے لگے، تین تبدیلیاں نظر آئیں، پوچھا کونسی ہیں؟ **1** پہلے شریعت پر عمل کرنے کے لئے اپنے نفس کو مجبور کرنا پڑتا تھا اب بے تکلفی کے ساتھ شریعت پر عمل ہو جاتا ہے۔ یعنی طبیعت شریعت کے موافق بن گئی۔ شریعت جس طرح چاہتی ہے، طبیعت بھی اسی طرف جاتی ہے۔ **2** دوسری تبدیلی یہ ہے کہ پہلے مطالعہ میں نصوص کے درمیان تعارض نظر آتا تھا۔ اب نصوص کے درمیان تعارض ختم ہو گیا کہیں

تعارض نظرنہیں آتا۔ **3** تیسری تبدیلی یہ ہے کہ مجھے پہلے کسی مدح سے خوشی اور ذم سے ناراضگی محسوس ہوتی تھی۔اب دونوں برابر ہوگئے۔اللہ تعالیٰ راضی ہوجائے مخلوق راضی ہو یا ناراض ہو کوئی پرواہ نہیں۔حضرت نے فرمایا، الحمدللہ دین میں تین درجے ہیں علم، عمل اور اخلاص۔علم میں دو درجے ہیں۔علم غیر کامل اور علم کامل۔علم غیر کامل عام علم ہوتا ہے۔علم کامل وہ ہوتا ہے کہ جو نصوص کے درمیان تعارض نظر نہیں آتا۔عمل بھی ناقص اور کامل، عمل ناقص وہ عام عمل ہوتا ہے۔عمل کامل وہ ہوتا ہے کہ طبیعت شریعت کے مطابق بن جائے۔اخلاص کے دو درجہ ہیں۔اخلاص ناقص اور اخلاص کامل۔اخلاص ناقص عام اخلاص ہوتا ہے۔اور اخلاص کامل وہ ہوتا کہ مدح ذم کی پرواہ نہ رہے۔

سمجھ کی بات یہ ہے کہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ جو فقیہ العصر، امام اعظم ثانی کے لقب والے ہیں، اُن کو بھی بیعت کی ضرورت پیش ہوئی اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ سے بیعت کی اور بیعت سے بہت ترقی بھی محسوس کی۔اس کے باوجود کہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ تعالیٰ ظاہری علم میں اس سے بہت کم تھے، کافیہ سے آگے نہیں پڑھا تھا لیکن علم کے دریاؤں جیسے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمہ اللہ تعالیٰ (بانی دارالعلوم دیوبند) اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کے رہبر اور مرشد تھے، ہم جیسے لوگ کس باغ کی مولی ہیں اور ہمارے لئے بیعت کتنی زیادہ ضروری ہے۔عقل سے کام لینا چاہیے اور وقت ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

جس کا مرشد نہ ہو اس پر شیطان تصرف کرتا ہے

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمہ اللہ تعالیٰ نے امداد السلوک کے صفحہ 8 پر لکھا ہے ''جہاں میں جو بغیر شیخ جس مطلب تک پہنچے گا تو شیطان اس میں تصرف کرے گا اور جگہ سے پھسلا دے گا''۔

شیطان کی رہبری دو قسم کی ہوتی ہے، ایک ظلمانی اور دوسری نورانی۔ شیطان کی نورانی رہبری بہت خطرناک ہے۔ مرشد کامل کے علاوہ کسی اور کو پتہ چلنا بہت مشکل ہے۔ مرشد کامل کے بارہ میں قرآن پاک میں ہے۔ اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا (سورۃ الانفال: آیت 29)

یعنی: متقی لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ یہ کیفیت پیدا کرتا ہے کہ وہ حق و باطل کے درمیان فرق کر سکتا ہے۔ مرشد کامل متقی ہوتا ہے اسی وجہ سے مرشد کامل کو شیطان علیہ اللعنت کی نورانی چالوں کا پتہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ شیطان علیہ اللعنت کی چالوں سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔

مرید کا مرشد کامل سے بیعت لینے کا کیا طریقہ ہے؟

مرد مریدین جس پیر سے بیعت لینے کا ارادہ رکھتے ہوں تو افضل یہی ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو مرشد کے دو ہاتھوں میں دے کر اور اگر خواتین مریدین ہوں تو چادر کا ایک کنارا مرشد کے ہاتھ میں ہو اور دوسرا کنارا خاتون کے ہاتھ میں ہو، اور مرشد مبارک جو کلمات پڑھتا رہے، مرید یا مریدنی وہی کلمات پڑھتے رہیں۔ اس طرح سے بیعت ہو جائے گی جیسا کہ حدیث بالا میں مذکور ہوا۔ دوسرا طریقہ یہ بھی ہے کہ مرید نے بیعت کا ارادہ ظاہر کیا اور مرشد مبارک نے زبان سے بتایا کہ آپ کی بیعت ہو گئی یا مرید حاضر نہیں تھا بلکہ فون کے ذریعہ سے مرشد نے بیعت کے کلمات پڑھوائے اور مرید نے پڑھے، یا مرید کے بیعت کی درخواست کرنے پر مرشد نے مرید کو اطلاع دی کہ تم یہ سمجھو کہ میری بیعت ہو گئے ہو۔ پس اسی ارادے سے بیعت ہو گئے اور بیعت کے بعد مرشد کے بتائے ہوئے ذکر میں لگا رہے اور اپنی طرف سے کوئی ذکر نہ کرے۔ بیمار جب ڈاکٹر سے دوائی لے لے تو کوئی اور دوائی استعمال نہیں کرنی چاہیے۔ اسی طرح مدرسہ میں طالب علم تیسرے درجے میں داخلہ لینے کے بعد اور درجوں کی کتابیں نہ پڑھے ورنہ اس درجے کو پاس نہیں کر سکتا اور امتحان میں فیل

ہوجائے گا۔ بعینہ باطنی علم ہے کہ مرشد کے بتائے ہوئے اذکار کے ساتھ اور اذکار نہیں کرنے چاہئیں ورنہ ترقی نہیں کرسکتا اور جتنا ہو سکے تو صحبت میں رہے ورنہ فون سے رابطے میں بالضرور رہے۔ اپنے حالات بتانے چاہئیں اس سے بھی بہت ترقیات ملتی ہیں۔ سال میں کم از کم ایک دو مرتبہ حاضر ہونا چاہیے۔ صحبت سے جو ملتا ہے وہ اور چیز ہے۔ خواتین کی اصلاح کیلئے فون پر رابطہ کافی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنا تعلق و محبت و اتباع سنت نصیب کرے۔ آمین۔

نوٹ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کام لوگوں کو دین کی طرف دعوت دینا تھا اور اُن سے معاوضہ نہیں چاہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام اُمت کے ذمہ لگایا اور یہ بہت اچھا مقام ہے۔ تمام انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کا کام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے امت کو ملا تو امت پر دو ذمہ داریاں آ گئیں۔

1. یہ خود صالح، متقی اور متبع سنت ہو۔
2. یہ کہ لوگوں کو صالح، متقی اور متبع سنت بننے کی فکر، کوشش اور دعوت دے اور درد رکھے۔

لہٰذا خود بھی اپنی اصلاح، تقوی حاصل کرنے اور حب الٰہی حاصل کرنے کیلئے مرشد کامل سے جو دل کے لگاؤ والا ہو بیعت کرنی چاہیے۔ ایک ذمہ داری پوری ہوجائے تو دوسری ذمہ داری کیلئے لوگوں کو بھی دعوت دینی چاہیے کہ کسی دل کے لگاؤ والے مرشد کامل سے بیعت ہوجاؤ اپنی اصلاح اور تقوی حاصل کرنے کے لئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح دین کا رہنما اور شیخ کامل نصیب فرماویں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نقش قدم نصیب کرے۔ آمین۔

تصوّف کیا ہے؟

اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے کا یقین کرنا اور بات ہے............... اس کا نام ہے شریعت

اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے کو محسوس کرنا اور بات ہے.............. اس کا نام ہے طریقت

اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھنا اور بات ہے.............................. اس کا نام ہے شریعت

اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر محسوس کرنا اور بات ہے.......................... اس کا نام ہے طریقت

تصوّف کا نتیجہ کیا ہے؟

اعمال صالحہ کرنا دلائل کی روشنی سے.............................. یہ نتیجہ ہے شریعت کا

اعمال صالحہ کرنا رغبت طبعی کی روشنی میں.......................... یہ نتیجہ ہے طریقت کا

اعمال بد سے بچنا دلائل کی روشنی میں.............................. یہ نتیجہ ہے شریعت کا

اعمال بد سے بچنا نفرت طبعی کی روشنی میں.......................... یہ نتیجہ ہے طریقت کا

عقائد حقہ پر یقین کرنا دلائل کی روشنی میں.......................... یہ نتیجہ ہے شریعت کا

عقائد حقہ پر یقین کرنا بداہت کی روشنی میں.......................... یہ نتیجہ ہے طریقت کا

عقائد باطلہ سے بچنا دلائل کی روشنی میں............................ یہ نتیجہ ہے شریعت کا

عقائد باطلہ سے بچنا بداہت کی روشنی میں............................ یہ نتیجہ ہے طریقت کا

معلوم ہوا طریقت شریعت سے علیحدہ نہیں
بلکہ طریقت شریعت کی خادم اور معاون ہے

حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ عقائد حقہ پر بداہت کی روشنی میں یقین کرنے والا سوئے خاتمہ اور شیطان لعین کے حملے سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ شیطان بدیہی بات کا کیا مقابلہ کر سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے تصوف والے کا حسن خاتمہ ہوگا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

(مکتوباتِ امام ربانی، مکتوب نمبر 46)

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ كَمَا فَعَلْتَ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ بِاَهْلِهٖ كَمَا لَمْ تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ بِاَهْلِهٖ فَاِنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِيْ اَوَّلِ كَلَامِنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِيْ اَوْسَطِ كَلَامِنَا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِيْ اٰخِرِ كَلَامِنَا وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؀ مقاصد میں کامیابی اور مشکلات سے خلاصی کا یقینی علاج ہے اکثر لوگ بہت سی مصیبتوں و پریشانیوں میں مبتلا ہیں مثلاً (1) سکون نہ ہونا، پریشان رہنا۔ (2) بلڈ پریشر، دل کی بیماریاں اور بہت سے دوسرے امراض میں مبتلا ہونا۔ (3) رزق کی تنگی ہونا۔ (4) کاروبار میں مشکلات اور مصائب کا پیش آنا۔ (5) نکاح نہ ہونے کی وجہ سے پریشان ہونا (مرد ہو یا عورت)۔ (6) قرض کی وجہ سے پریشان ہونا (اس پر ہو یا اس کا دوسروں پر)۔(7) کاروبار یا پڑھائی میں دل نہ لگنا۔ (8) غصہ کا غلبہ ہونا۔(9) ماں باپ، بھائی، عزیز واقارب وغیرہ سے نفرت ہونا۔ (10) گناہوں سے نفرت نہ ہونا۔ (11) دین کی طرف رغبت نہ ہونا۔ (12) جادو یا نظر بد کا اندیشہ ہونا۔ (13) غلط ماحول سے پریشان ہونا۔ (14) دین میں سکون و نورانیت نہ ہونا۔ (15) شیطانی وساوس اور غیر مفید خیالاتِ زندگی سے اتنا بیزار ہونا کہ خودکشی کی طرف طبیعت مائل ہونا..........وغیرہ وغیرہ۔اس کا اکسیر اور مجرب علاج یہ ہے۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؀

تفسیر نبوی صلی اللہ علیہ وسلم: ”نہیں ہے طاقت گناہوں سے بچنے کی لیکن اللہ کی حفاظت سے اور نہیں ہے قوت اللہ کی طاعت کی مگر اللہ کی مدد سے“

1 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؀** ننانوے آفات کیلئے علاج ہے۔جس میں سب سے چھوٹی آفت پریشانی ہے (مشکوٰۃ شریف صفحہ 202)۔

2 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ؀** پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرماتا ہے کہ وہ تابعدار بن گیا اور اپنا کام اللہ تعالیٰ کے سپرد

کر دیا۔(مشکوٰۃ شریف صفحہ 202)

3 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** ۝ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے(مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر 201)۔گناہ سے پرہیز اور عبادت کرنا جنت کے خزانوں میں سے ہے اور **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** ۝ کے بکثرت پڑھنے سے گناہوں سے بچنے اور عبادت کرنے کی توفیق مل جاتی ہے۔

4 حضرت عوف ابن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں دو مصیبتوں میں مبتلا ہوں، ایک میرا لڑکا کفار نے اغوا کیا ہے اور دوسرا رزق کی بہت زیادہ تنگی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو وصیتیں فرمائیں۔ایک تقویٰ اختیار کرو۔دوسرا **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** ۝ کثرت سے (500 مرتبہ) پڑھا کرو۔انہوں نے دونوں کام شروع کئے۔وہ اپنے گھر ہی میں تھے کہ ان کا لڑکا واپس آ گیا اور اپنے ساتھ سو اونٹ بھی لے کر آیا۔اس طرح تقویٰ اختیار کرنے اور **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** ۝ کثرت کے ساتھ پڑھنے سے یہ دونوں مصیبتیں ختم ہوگئیں۔(معارف القرآن صفحہ 488 جلد 8)

بندہ ناچیز کا مشورہ یہ ہے کہ زبان پر دنیا کا بہت ذکر کیا اور دنیا کے کاموں کو وقت بہت دیا ہے اور خواہشات میں اپنے آپ کو بوڑھا کرلیا۔آج **لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** ۝ پڑھنے کے لئے 41 دن تک 24 گھنٹوں میں سے 20،30 منٹ فارغ کرلیں پھر آپ کو احساس ہوگا کہ کاش میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت نہ کرتا۔میں دنیا کے کاموں کو کام سمجھتا تھا مگر ذکر الٰہی کو کام نہیں سمجھتا تھا۔میں دنیا کے کاموں کیلئے وقت نکالتا تھا ذکر کے لئے وقت نہیں نکالتا تھا۔41 دن کے بعد آپ ذاکر بن جاؤ گے انشاء اللہ۔اللہ تعالیٰ نے کسی عمل کے بارے میں کثرت سے کرنے کا حکم نہیں دیا لیکن ذکر کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا (الاحزاب: آیت 41)

یعنی: اللہ کا ذکر کثرت سے کرو۔ تھوڑا ذکر کرنا منافق کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

لَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا (النسآء: آیت 142)

یعنی: منافقین ذکر کم کرتے ہیں۔ موت آنے سے پہلے اس بارے میں سوچنے میں اپنا ہی فائدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ذکر کثیر کی توفیق نصیب کرے۔

پڑھنے کا طریقہ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ روزانہ 500 مرتبہ پڑھیں اور اس کے اول 100 مرتبہ اور آخر 100 مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اگر مشکل ہو تو درود شریف اول و آخر پانچ پانچ مرتبہ بھی کافی ہے۔ درود شریف جو بھی یاد ہو پڑھ لیں یا یہ درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ؕ پڑھ لیں۔ یہ عمل 41 دن بلا ناغہ کرنا ہے۔ اگر کسی دن ناغہ ہو جائے تو دوسرے دن ڈبل پڑھے۔ ایک نشست میں زیادہ بہتر ہے مگر ضروری نہیں۔ وضو بھی ضروری نہیں۔ عورت ماہواری کے ایام میں بھی پڑھ سکتی ہے۔ اس کے بعد اس کلام کی برکت سے اپنی حاجات کیلئے دعا کرے تو زیادہ بہتر ہے۔ 41 دن پورے ہونے پر اگر اس کے پڑھنے سے بہت زیادہ سکون ملا، دین میں ترقی محسوس ہوئی گھر میں اتفاق و محبت پیدا ہوئی، غصہ وغیرہ کم ہو گیا، کاروباری حالات میں ترقی محسوس ہوئی اور مخالفین کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ بھی پیچھے ہو گئے ہیں تو اپنے شرعی پیر سے اجازت لے کر اسے مستقل پڑھے۔ آپ اسے با آسانی 15 سے 30 منٹ میں پڑھ سکتے ہیں۔

اگر اپنا مرشد نہ ہو تو شیخ المشائخ امامِ وقت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کندیاں شریف والے کے خلیفہ (حضرت مولانا) محب اللہ عفی عنہ لورالائی بلوچستان والے سے موبائل نمبر 0302-3807299, 0333-3807299 پر اجازت کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں۔

خانقاہ ومدرسہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ کی ویب سائٹ کا تعارف

خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ اور مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ کی ویب سائٹ کا نام www.muhibullah.com ہے۔اس ویب سائٹ پر حضرت مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ کے مضامین اور بیانات ہیں۔سخت بیماریوں اور مصائب کا یقینی علاج نہایت مفید اور عوام میں بے حد مقبول ہے۔دعاء حضور القلب، دس اعمال، دین پر چلنا کیوں مشکل ہوگیا، دس تاثرات، اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا آسان طریقہ، فتنہ مماتی اور فتنہ این جی اوز جیسے معلوماتی مضامین سے لوگ پوری دنیا میں استفادہ کر رہے ہیں۔

اس سائٹ پر سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کی بیسیوں کتب دستیاب ہیں۔مکتوبات مجددیہ اور مکتوبات معصومیہ اردو اور فارسی میں دستیاب ہیں۔ذکر اللہ پر خوبصورت مضامین، آپکے مسائل اور انکا حل، اصلاحی مضامین اور وظائف سے ہر خاص و عام استفادہ کرسکتا ہے۔اس سائٹ پر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ العالی کے سینکڑوں اصلاحی بیانات سنے جاسکتے ہیں۔عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور ناموس رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر مختلف مصنفین کی 300 کتابیں، 300 رسالے، 500 مضامین اور بڑے حضرات کے سینکڑوں بیانات شامل کئے گئے ہیں۔مجاہدین ختم نبوت کے تذکرے، فتنہ قادیانیت پر تبصرے اور فتنوں کے متعلق بیش بہا معلومات اس سائٹ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔قادیانیوں کیلئے دعوت نامہ جس میں قادیانیوں کو قادیانیت سے توبہ کی دعوت، قادیانی نوازوں کو تعاون سے توبہ کی دعوت اور تمام مسلمانون کو قادیانیت سے بچانے کی دعوت جیسا اہم رسالہ شامل ہے۔انٹرنیٹ سے منسلک لوگوں سے درخواست ہے کہ خود بھی استفادہ کریں اور اپنے دوست احباب کو بھی استفادہ کی دعوت دیں۔اللہ پاک توفیق عطا فرما کر قبولیت اور رضامندی نصیب فرماوے۔(آمین، آمین، آمین)

مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ کا تعارف

یہ ''مسجد قبا'' اور ''مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ'' کچی اینٹوں سے تیار ہوا ہے۔ مسجد کے نیچے دس زیر زمین کمرے ہیں۔ مزید 11 زیر زمین کمرے اور 7 بڑے ہال ہیں۔ 2 ہال طلباء کے لئے، 3 ہال حفاظ کے لئے، 1 ہال طالبات کے لئے اور ایک ہال میں مطبخ ہے۔ مدرسہ میں شعبہ حفظ، شعبہ کتب اور شعبہ بنات ہے۔ 100 طلباء رہائشی اور 200 غیر رہائشی اور 12 اساتذہ رہائشی ہیں۔ 500 طالبات غیر رہائشی اور 20 استانیاں غیر رہائشی ہیں۔ تعمیرات کا کام جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ تمہاری زکوۃ، خیرات اور صدقات وغیرہ کا محتاج نہیں ہے بلکہ تم مدارس اور غریبوں کو زکوۃ، صدقات دینے میں محتاج ہو جیسے کہ تم اپنے خالق کو راضی کرنے کے لئے اور اپنی آخرت بنانے کے لئے نماز، روزہ، حج وغیرہ کے محتاج ہو۔ مدارس کی خدمت دین کی حفاظت، رضائے الٰہی اور نجات کا ذریعہ ہے۔ دین کی حفاظت کے لئے جان، مال، وقت اور ضرورت پڑنے پر سر دینا بھی ضروری ہے۔ اسی وجہ سے بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ مدرسہ کی خدمت کرتا ہے اور آپ کو تعاون کی ترغیب دیتا ہے۔ اگر آپ تعاون نہ کریں تب بھی مدرسہ کے انتظامات تو اللہ پاک چلا دیں گے، مگر آپ کا فائدہ ہے کہ آپ اس کام میں حصہ لیں کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ عالم بن یا طالب علم بن یا ان کا خادم بن چوتھا نہ بن ہلاک ہوجائیگا۔ لہذا آپ سے درخواست ہے کہ ماہانہ، سالانہ مقرر کر کے یا بغیر مقرر کئے زکوۃ، صدقات، عطیات اکاونٹ نمبر **03-145600189169** بنام محب اللہ، حبیب بنک لورالائی یا ناظم مدرسہ کے اکاونٹ نمبر **0101160326-9001** بنام خلیل اللہ، میزان بینک لورالائی میں جمع کروائیں یا مدرسہ کے پتہ پر منی آرڈر کروائیں یا دوسروں کو ترغیب دیں۔ آپ کی رقم کے خرچ کی تفصیل بھی بتائی جاسکتی ہے نیز مدرسہ سرکاری امداد نہیں لیتا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دربار میں قبول فرمائے اور اجر عظیم نصیب فرمائے آمین، آمین، آمین۔

ناظم مدرسہ حضرت مولانا خلیل اللہ صاحب دامت برکاتہم رابطہ نمبر **0314-5000030** **0315-8000270**

حضرت مولانا محب اللہ صاحب مدظلہ العالی کے خلفاء کرام

1 حضرت مولانا قاری عبدالعزیز صاحب مدظلہ العالی

پتہ: 23 رسول پارک شمع روڈ اچھرہ لاہور

رابطہ: 0302 4130963 0332 4791477

2 حضرت حاجی نور محمد صاحب مدظلہ العالی

مستقل پتہ: اجمل باغ رحیم آباد
تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان

کراچی کا پتہ: B266 سندھ بلوچ ہاوسنگ سوسائٹی
بلاک نمبر 12 گلستان جوہر کراچی

رابطہ: 0332 3385896 0341 2689867

3 حضرت مولانا خلیل اللہ صاحب مدظلہ العالی

پتہ: ناظم مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ
نزد کمشنری لورالائی بلوچستان پاکستان

رابطہ: 0331 4050636 0314 5000030

جس کسی نے اس کتاب کو پڑھنے سے اپنے اندر بہت تبدیلی محسوس کی تو اُسے کتاب دوسرے ساتھی کو دینی چاہیئے اور بتانا چاہیئے کہ غور سے پڑھ کے واپس کردے، پھر تیسرے ساتھی کو دینی چاہیئے۔ اس طرح سارے ساتھیوں میں چلاتا رہے تو فائدہ سب کو ہوگا اور ثواب کتاب کے مالک کو ملے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اگر کسی کو یہ کتاب چھپوانے کا شوق ہے تو بندہ ناچیز محب اللہ عفی عنہ سے مشورہ کر کے چھپوا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں کوئی کمی یا زیادتی نہ کرے۔

تصنیف بندۂ ناچیز مُحِبُّ اللہ عفی عنہ

خادم

خانقاہ سراجیہ سعدیہ نقشبندیہ

اور

مدرسہ عربیہ سراجیہ سعدیہ

نزد کمشنری لورالائی بلوچستان پاکستان

موبائل: 0333-3807299 0302-3807299

WWW.MUHIBULLAH.COM

مولانا روم رحمہ اللہ تعالیٰ کے دو اشعار

چوں تو کردی ذات مرشد را قبول   ہم خدا آمد ز ذاتش ہم رسول

جب تو نے مرشد کی ذات کو قبول (بیعت) کرلیا   تو اس سے اللہ تعالیٰ بھی مل گیا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی

ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا   او نشیند در حضور اولیاء

جو آدمی خواہش رکھتا ہے اللہ کے ساتھ بیٹھنے کی   تو وہ اولیاء کے حضور میں بیٹھ جائے

شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک شعر

یک زماں صحبتِ با اولیاء   بہتر از صد سال طاعت بے ریا

اولیاء اللہ کے ساتھ ایک گھڑی کی صحبت   سو سال کی بے ریا عبادت سے بہتر ہے